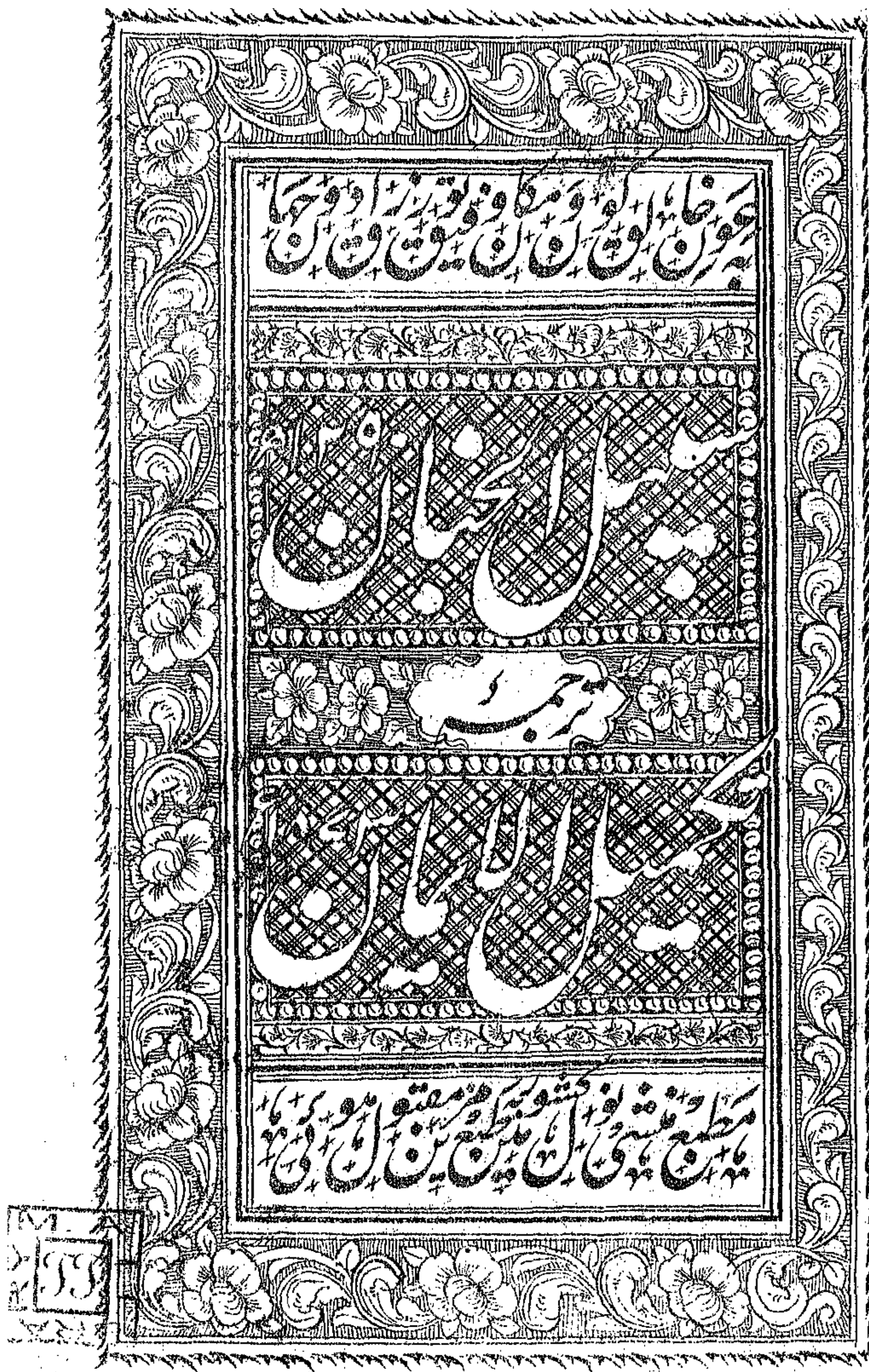


سبیل الجنان
ترجمہ
تکمیل الایمان





بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد خلق کی واسطے اوس پروردگار کے ہے اور ثنا ہر قسم کی واسطے اوس رب الارباب
کہ کوئی اوسکی ثنا کے لائق نہیں ہے جس جناب عالی میں پیغمبر جیسے شخص نے صلی اللہ
علیہ وسلم عجز بیان کیا ہو کہ لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک یعنی نہیں مجھ
سے ہرگز ہو سکتی ثنا اوپر تیرے تو ویسا ہے جیسے تو نے اپنے اوپر ثنا فرمائی ہے پس ہماری
حمد اور ثنا یہی ہے کہ اوسکو اپنا پروردگار جانیں اور اپنے تئیں بندہ سمجھیں اور بموجب
فرمانے اوس کے بقدر طاقت کے اطاعت اور عبادت بجا لائیں اور امیدوار فضل
کے رہیں اور درود بے نہایت اور صلوات بے غایت اوپر اوس پیغمبر عالی رتبہ کے
کہ نعت اوسکی مانند حمد پروردگار کی حوصلہ بشر سے باہر ہے کہ بلندی شان اوسکی سبکے
اوپر ظاہر ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ جسنے فرمانبرداری
اوسکی کی اوسنے تحقیق فرمانبرداری اللہ کی پس حمد کرنا اللہ سبحانہ تعالی کا پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کو سزاوار ہے اور اوسکی نعت کے قابل پروردگار ہے اللہم صلی علی

محمد وعلی آل محمد واصحابہ واولادہ وذریتہ وتبعہ وتبع تابعیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین
اما بعد فقیر سراپا تقصیر میر علی بن حافظ محمد علی رضوی المتخلص بامیر بخشی اللہ تعالی اوسکو
اور اوسکے اسلاف اور اخلاف کو جناب مین زمرۂ مومنین کے اور گروہ مسلمین کے
التماس رکھتا ہے کہ جب انسان بالغ ہوتا ہے اوسی وقت اوسپر ایمان فرض ہوجاتا ہے
اور اعتقاد لازم پس اعتقاد بغیر سمجھے کے ثابت نہین ہوتا تو ہر ایک مسلمان کو فرض ہے کہ
اپنی اولاد کو قواعد ایمان کی تعلیم کرین تا ایمان اونکا پورا ہووے فقط لا الہ الا اللہ
کہنے سے مسلمان نہین ہوتا تا معنی حقیقت ایمان کے سمجھانے بعضے کافر بھی کلمہ پڑھ لیتے ہین
تو اونکو کیا فائدہ اس بات مین حضرت شیخ عبد الحق دہلوی نے رحمۃ اللہ علیہ رسالہ
تکمیل ایمان بہت خوب اور صاف اہل سنت جماعت کے عقائد مین جو لکھا ہے نہایت
مفید ہے اور بہت ہی انصاف سے لکھا ہے مگر وہ رسالہ فارسی زبان مین ہے اوسکو
البتہ پڑھا ہوا شخص ہو سو سمجھے قابل آدمیونکے کام کا ہے مین نے اوسمین سے
جو جو مناسب حال عوام کے تھا خلاصہ مطلب اوسکا اردو زبان مین نظم کرکے تحفۃ المسلمین
نام رکھا تھا تا اہل زبان کو اوسکا فائدہ حاصل ہو اور ہر کوئی اپنے لڑکون کو اور عورتون کو
سکھاوے کہ عقاید سے ہزارون شخص غافل ہین اور علم بیکار سیکھتے ہین جو فرض ہے
اوسکی کچھ فکر نہین کرتے وہ رسالہ کہ منظوم تھا اوسکو بھی بعضے بعضے دوستون نے کہا کہ
ہنوز اسمین ایک دقت باقی ہے کہ استاد ضرور ہے پڑھنا نظم کا اکثر عوام کو دشوار ہے
اور کوئی کوئی لفظ قافیہ کے واسطے ایسا بھی آگیا ہے کہ اوسکے معنی سبکو معلوم
نہین ہوتے چاہیے کہ اوسے نثر کرو تا نہایت مرتبہ مین سہل ہو جاوے تو نفع فائدہ
عام ہو پر کہنے کے بموجب درخواست اون دوستون کے اوس رسالہ کو نثر کیا جاتا ہے امید
جناب اکرم الاکرمین سے قوی ہے کہ ثواب سے نیت کے محروم نفرماوے اور اس
نوشتہ کو مقبول اپنے بندون کا کرے کہ ذریعہ سعادت آخرت کا ہووے
توفیق ہر چیز کی اللہ تعالی کی جناب سے ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

اور اس رسالہ کا نام سبیل الجنان ترجمہ تکمیل الایمان رکہا گیا ہے
وہ جو اصل عربی تکمیل الایمان کی ہے اوسے اول مطلب پر لکہ کے اوسکے نیچے اردو
زبان لکہی گئی تاکہ سند ہو وسے اور اگر کسیکو توفیق اللہ تعالے و یوسے تو اوسے
یاد کر لے حقائق الاشیاء ثابتۃ یعنے حقیقت ہر شئے کی ثابت ہے کہ آگ آگ اور
پانی پانی ہے اپنی ذات مین آگ کو اللہ تعالے نے پیدا کیا ہے اور اوسمین گرمی
رکہدی پانی پیدا کیا اوسمین سردی رکہی مذہب فلاسفہ کا جہوٹہ اور غلط ہے کہ وہ کہتے
ہین ہر چیز کو جیسا اپنے نزدیک لوگون نے ٹہہرا لیا ہے وہ اوس سے
ویسا ہی کام کرتی ہے اوسکی اصل مین نہین جیسے لوگون نے آگ کو اپنے خیال مین
گرم مقرر کر لیا ہے اسواسطے وہ جلاتی ہے اور پانی کو ٹہنڈا جان لیا ہے وہ ٹہنڈک
دیتا ہے انکی اصل مین نہ گرمی ہے نہ سردی ہے اور بعضے مذہب والے اپنے
نزدیک سب چیزون مین شک کرتے ہین کہتے ہین یہ ہے یا نہین فقط وہم اور خیال ہے یہ
دونون مذہب باطل ہین ہر چیز اپنی ذات مین موجود ہے اور اللہ تعالے نے جسکو جیسا
چاہا ویسا خواص دیا والعالم حادث سارا جہان نیا پیدا ہوا ہے کہ پہلے بغیر ذات
پاک اللہ تعالے کے کوئی چیز نہ تہی پہر پیدا کی گئی حدیث شریف ہے کہ کان اللہ ولم
یکن معہ شئے کہ تہا اللہ تعالے اور نہ تہی اوسکے ساتہہ کوئی چیز پس ذات اللہ تعالے
کی قدیم ہے اور جو کچہہ ہے وہ سب نو پیدا ہے اور حادث ہے عالم کا نیا بنا ظاہر ہے
کہ دن رات اوسمین تبدیل ہوتا ہے ایک حال پر ہرگز نہین رہتا پس معلوم ہوا کہ عالم
نیا ہے وھو قابل للفناء اور وہ عالم فانی ہونے والا ہے چنانچہ قرآن شریف مین وارد ہے
کہ کل شئی ہالک الا وجہہ ہر شئے ہلاک ہونے والی ہے مگر ذات مقدس اللہ سبحانہ کی کہ
وہ ہی باقی ہے جو پیدا ہوا وہ فانی ہونے والا ہے جسنے پیدا کیا وہ باقی رہیگا ایک شان
فنا کی سب پر ہو جائیگی کیا جنت اور دوزخ کیا حور و قصور کیا آسمان و زمین کیا جن و ملک سب
فانی ہو جائینگی اگرچہ ایک لمحہ برابر ہون یہ فنا ہو کر پہر جو پیدا ہونگے پہر فنا نہین ہونگے ہمیشہ
ابدآ لآباد باقی رہین گے وله صانع یعنے اس عالم کا ایک بنانے والا ہے

اسواسطے کہ جو چیز نہ تھی اور وہ پیدا ہوئی تو معلوم ہوا کہ کوئی اوسکا کرنے والا ہے کہ اگر
کرنے والا نہوتا تو یہ کہاں سے ہوتی قَدِیمٌ اور یہ بنانے والا قدیم ہے
کہ اگر قدیم نہوتا تو نیا ہوتا جب نیا ہوتا تو وہ بھی سارے عالم کی طرح محتاج ہوتا وَاجِبُ الْوُجُود
واجب اور ضرور رہنے ہونا اوسکا واجب الوجود اوسے کہتے ہیں کہ وہ اپنی ذات سے
قایم ہو دوسرے کسیکا محتاج نہو کہ اللہ تعالے کی ذات پاک خود بخود نہوتی
تو چاہیئے کہ کسو کے سبب سے ہوتی جب کسو کے سبب سے ہوتی تو محتاج غیر کی ہوتی اور جو کوئی
محتاج غیر کا ہو وہ قابل خدائی کے کیونکر ہو تو معلوم ہوا حق سبحانہ تعالی اپنی ذات
سے بغیر سبب دوسرے کے موجود ہے وَاحِدٌ یعنے اکیلا ہے کہ کوئی اوسکا
نہ شریک ہے اور نہ حصہ دار نہ کوئی اوسکا دور والا نہ نزدیک والا نہ اوسے کسو نے
جنا نہ اوسنے کسیکو جنا مگر قول نصاری کا کہ حضرت عیسی کو خدا کا بیٹا اور بی بی مریم کو
جورو کہتے ہیں نعوذ باللہ منہا کفر صریح ہے کہ جننا اور جنانا شہوت سے متعلق
ہے وہ خاصہ مخلوقات کا ہے ذات اللہ تعالی کی ان باتوں سے بالکل بری اور
پاک ہے حَیٌّ زندہ ہے اگر زندہ نہوتا تو مردہ ہوتا پس مردہ ناکارہ محض ہے
خدائی کے قابل کاہے کو ہے اور زندہ کنندہ ہے کہ حیات سب کی اوسی کے سبب سے
ہے قَادِرٌ قدرت والا ہے اگر قدرت والا نہوتا تو ضعیف ہوتا ضعیف خود محتاج ہے
ایسا قادر ہے کہ کسیکا محتاج نہیں جو چاہے سو کرسکے عَالِمٌ جاننے والا ہے کوئی چیز اوسکے علم کے
باہر نہیں جو ہوئی اور جو ہوگی ازل سے ابد تک جو ہوا اوسے معلوم ہے ہر ایک کی سعادت اور
شقاوت کفر اور اسلام اوسکے علم قدیم میں تھا اور ہے کہ واللہ بکل شئ علیم
فرمایا ہے مُرِیدٌ ارادے والا ہے جو کچھ کرتا ہے سو اپنی خواہش سے اور چاہت
سے نہ کسو کے تقاضے سے اور ڈر سے کہ اگر نکریگا تو کوئی اوسے ملامت کریگا
مُتَکَلِّمٌ کلام کرنے والا ہے کہ اگر گونگا ہوتا تو حکم احکام امر اور نہی کیونکر کرتا قرآن
شریف وغیرہ کتابیں سب کلام اوسی کا اور ان کتابوں کو قدیم چاہیئے کہ
کلام صفت ہے اللہ تعالے کی اور سب صفتیں اوسکی قدیم ہیں +

سمیع بصیر سننے والا ہے دیکھنے والا ہے ایسا سننے والا ہے کہ خطرہ دل کا
بے حرف وصوت سن لیتا ہے حاجت لب اور زبان پر لانے کی نہین دیکھنے والا
ایسا ہے کہ اگر ساتوین زمین کے نیچے اندھیری رات مین سیاہ پتھر پر چیونٹی چلے
تو وہ بھی اوسکی نظر سے باہر نہووے اگرچہ یہ سب صفتین اوس ذات مقدس
مین بھی ہین تو بندون مین کہان سے آئین مگر صفات کو آدمی کے اور اللہ تعالے
کے کچھ نسبت نہین اون صفتون کو اپنے قیاس نکیا چاہیے عقل کو دخل ندیا چاہیے
جیسا کہ قدیمہ صفتین حق سبحانہ تعالے کی قدیم ہین جیسے ذات قدیم ہے کہ
کوئی چیز موجود نہوئی تھی اور اللہ تعالے کی ذات موجود تھی اسیطرح سے وہ
صفتین ذات کے ساتھ موجود تھین وَلَا یَتَغَیَّرُ اَبَدًا لَّهٗ حَوَادِثُ اوسکی ذات وصفات
مین ہرگز کمتی بیشی نہین ہوتا اور تغیر تبدیل نہین ہوتا مثلاً جاہل عالم ہوجاوے یا
بینا نابینا ہوجاوے یہ تغیر اور تبدیل تو پیدا چیزون مین ہوتا ہے اللہ تعالے
کی ذات جیسی تھی ویسی ہے اور ویسی رہیگی خوشی اور غمی کو بھی وہان دخل نہین صحت
اور بیماری کا خلل نہین لَا جِسْمٌ وَّلَا جَوْهَرٌ نہ بدن ہے اوسے جیسے آدمیون کو
یا درختون کو ہوتا ہے کہ رنگ ہووے یا نظر آوے نہ بے جسم ہے جیسے عقل
یا نفس وغیرہ نہ اوسپر کوئی قائم ہے نہ وہ کسو پر قائم ہے لَا مُصَوَّرٌ وَّلَا مُرَكَّبٌ
نہ وہ تصویر کیا گیا ہے کہ کسو کے مثال یا مشابہ ہووے نہ وہ چار چیز سے وہ ملا ہے
نہ ایک چیز کا بنا ہے وَلَا مَعْدُوْدٌ وَّلَا مَحْدُوْدٌ نہ وہ گنا جاتا ہے نہ اوسکی
حد باندھی جاتی ہے کہ اونچائی اور لنبائی اور چوڑائی جسم پر موقوف ہے وَلَا
فِیْ جِهَةٍ وَّلَا فِیْ مَکَانٍ وَّلَا فِیْ زَمَانٍ پروردگار عالم نہ کسو طرف ہے
نہ کسو مکان مین ہے نہ کسو وقت مین ہے اللہ تعالے کو ایک طرف مقرر کرکے
نجانا چاہیے کہ آسمان پر ہے یا عرش پر ہے یا زمین پر یا اونچے نیچے پر ہے یا آگے
پیچھے کہ جس وقت طرف اور مکان اور زمان نتھا اوس وقت اوسکی ذات تھی
جسنے ان چیزون کو پیدا کیا ہو وہ آپ ان مین کیونکر آوے اوسکو ہر جا موجود

جاننا چاہیے بلا جہت لا مثل لہٗ ولا شبیہ لہٗ نہ اوسکی ذات کے مانند ہے
کوئی نہ اوسکی صفات کی مانند ہے لا ضد لہٗ ولا ند لہٗ نہ اوس کا ضد اور ند کا کوئی
ضد ہے کہ اوسکی جنس سے ہو ویسے جیسے آدمی کی ضد آدمی ہوتا ہے نہ ند ہی
اوسکا یعنی خلاف جنس اوسکا ہے جیسے آدمی کے مخالف جن اسطرح کوئی اوسکا
نہ مخالف جنس ہے نہ مخالف غیر جنس ہے ولا معین لہٗ ولا ظہیر لہٗ نہ کوئی اوسکا
مددگار ہے نہ پشت پناہ ہے کہ کاروبار مین اوسکی مدد کرے ولا یحل فی غیرہ
وہ پروردگار عالم کسو سے مل نہین جاتا کہ جسم اسکا اور اوسکا ایک ہو جاوے
جیسے آب اور رنگ نہ کسو مین بیٹھ جاتا ہے جیسے شیشہ مین شربت یا سنگ مین
آتش اس سبب سے وہ تعالی منزہ ہے یہ سب خواص جسم کے ہین لیکن باوجود
اسکے اوسکو اپنے بندون سے بلکہ تمام ذرات عالم سے ایک نسبت معیت کی
ہے جیسے روح کو بدن سے ہوتی ہے کہ نہ روح بدن مین ملگئی ہے جیسے آب
اور رنگ اور نہ اوسکے اندر ہے جیسے شیشہ مین شراب نہ اوس سے جدا ہے
کہ اگر بالکل جدا ہو تو یہ قیام جسم کا کیسے ہو متصف بجمیع الکمال منزہ
عن سمات النقص والزوال جتنی صفتین کمال کی ہین اون سب سے
وہ موصوف ہے اور سب طرح کے نقصان سے ذات پاک اوسکی منزہ ہے
اور پاک ہے ہو مرئی للمؤمنین یوم القیمۃ وہ جو ان صفتون سے موصوف
ہے اور ان کمالون سے معروف ہے دکھائی دینے والا ہے مومنون کو
قیامت کے دن اعتقاد چاہیے کہ ناحق سبحانہ تعالی قیامت کے دن اپنے بندونکو
دیدار نصیب فرمائیگا جیسا اس جہان مین ذات پاک کو اوسکے بے کیف جانتے ہین ایسا ہی ورنہ
آخر اوسکو بے کیف دیکھینگے آنکھون کو اللہ تعالی ایسی بصارت اپنی قدرت کاملہ سے دیگا کہ
دیدار کی طاقت ہوگی مومنون کو وہ شان جمال کی ہوگی کہ جس سے دل اور جان کو سرور اور راحت
پیدا ہو اور کافرون پر جلال کی نگاہ ہوگی کہ جس سے دہشت اور وحشت دل مین اثر کرے مومنونکو مزہ
راحت اور خوشی ہوگی کافرون کو خوف ہوگا اور دہشت ہوگی دیدار مین حضرت باری تعالی کی فرشتو

اور عورتین سب نہر یک ہین مگر شیاطین اور جن اس دولت سے محروم رہین گے اور بہشت
بھی جنون کو نہین ہے نہایت کار انکا یہ ہے کہ دوزخ سے نجات پاوین
اسپر بھی بفضل اللہ کریم کا بڑا ہی چاہئے تو ثواب بھی دے اور بہشت بھی نصیب
کرے بعضے کہتے ہین کہ عورتین بھی دولت دیدار سے محروم ہونگی کہ خیمون مین بیٹھی
ہونگی اللہ تعالے فرماتا ہے حُورٌ مَقصُورَاتٌ فِي الخِيَامِ لیکن اصل یہ ہے کہ محققون نے
تحقیق کیا ہے کہ خیمے وہان کے ایسے نہون گے جیسے یہان کے ہوتے ہین
کہ حائل اور مانع ہووین فی الحقیقت کیونکر عقل تجویز کرے کہ مثل فاطمہ زہرا رضی
اللہ عنہا اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے کہ عارفہ کاملہ ہین ایسی دولت سے
محروم رہین جب یہ دیدار عام ہووے گا اور ہر کوئی اپنی جزا سزا کو پہونچ جائیگا
تو بعد داخل ہونے بہشت کے وہان کے دیدار مین فرق ہے بعضے عارف
کامل ایسے ہون گے کہ ہمیشہ اس کرامت سے مخصوص ہونگے بعضے صبح شام
بعضے بعد ہفتہ کے مثل روز جمعہ بعضے بعد سال کے مثل روز عید کے یہ شرف
پائین گے دنیا مین دیدار حق سبحانہ کا ممکن نہین جو کوئی کہے کہ مین نے جاگتے مین
اللہ تعالے کو دیکھا وہ کافر ہے اوسے توبہ دینی چاہئے مگر خواب مین البتہ
ہو سکتا ہے جنکے دل اودہر مائل ہین او نہین یہ بات ممکن ہے چنانچہ بعضے بزرگون
سے منقول ہے کہ جناب باری تعالے کو خواب مین دیکھا اور بات کی جو کوئی
اللہ تعالے کو عالم رویا مین دیکھے اوسکی تعبیر یہ ہے کہ بہشتی ہوا اور غم اور
اندوہ سے پاک ہو دولت دیدار کی جاگتے مین اللہ تعالے نے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیب کی آپ نے فرمایا ہے کہ مین نے شب معراج مین اللہ
کریم کو ان آنکھون سے دیکھا اور بات کی اور اولیاء اللہ کو جو دیدار ہے وہ
رویت قلب سے ہے بچشم نہین خَالِقٌ لِجَمِيعِ الأَشْيَاءِ مُدَبِّرُهَا
وَمُقَدِّرُهَا یعنے وہ ذات پاک جو جامع عالم ہے وہ پیدا کرنے والا ہے
ساری چیزون کا اور تدبیر کرنے والا ہے اور اندازہ مقرر کرنے والا ہے

جو چیز پیدا کی اوسکے آغاز سے انجام تک سب اوسکی نظر مین تھا اور ہے جو کچھ کیا
سوا اپنی تدبیر سے اور ارادہ سے کسو کے زور سے اور ناچاری سے نہین کیا
اور جو کیا ہے سو خوب اور اچھا ہی کیا بدی ہر چیز کی بہ نسبت بندون کے
ہے بہ نسبت خلق خالق کے بد نہین اور ہر چیز کا اوسنے اندازہ کیا ہے اور مقدار
مقرر رکھی ہے چنانچہ جسکا رزق جتنا مقرر کیا ہے اوتنا ہی ہوویگا اجل جسکی جب
ٹھہرائی ہے تب ہی آویگی طاعت اور عصیان کفر اور ایمان سب اوسکے پیدا کیے ہین
جو جسکے واسطے ٹھہرایا ہے اوس سے وہی ہوویگا مگر طاعت پر اور ایمان پر راضی ہے
عصیان اور کفر سے بیزار ہے طاعت اور ایمان اوسکی رضا سے ہے کفر اور
عصیان اوسکی قضا سے ہے وَلَا یَجِبُ عَلَیۡہِ شَیۡءٌ اور اوس خدا
پر کوئی شی واجب نہین کہ نیک کو پیدا کرے اور بد کو نہ پیدا کرے یا طاعت پر
خواہ مخواہ بہشت ہی دینا واجب ہے اور عصیان پر عذاب ہی کرنا لایق ہے
مگر اوس کریم نے اپنے کرم سے مقرر فرمایا ہے کہ بدلا نیکی کا نیک دیوے اور بدی
پر چاہئے عذاب کرے چاہے نکرے وَلَا حَاکِمَ سِوَاہُ کوئی حاکم اوسکے سوا
نہین ہے جو کہے کہ یہ کام کرنیکا تھا کیون نکیا یا یہ نکرنے کا تھا کیون کیا وَلَا غَرَضَ
لِفِعۡلِہٖ اوسکے کام غرض سے نہین ہین کہ جو کوئی غرضی ہوتا ہے وہ محتاج ہوتا ہے
نیکی سے اوسے فائدہ نہین بدی سے اوسے نقصان نہین سب نیکی اور بدی بندون
کی بندون ہی کے واسطے ہے مگر اوسکے کامون مین حکمت ہے سو وہ حکمت
بھی بندون کے واسطے ہے اوسے حکمت سے بھی کچھ غرض نہین فَالۡحُسۡنُ
مَا حَسَّنَہُ الشَّرۡعُ وَالۡقَبِیۡحُ مَا قَبَّحَہُ الشَّرۡعُ پس جب یہ بات ثابت ہوئی
تو نیک وہ چیز ہے کہ جسے شرع نے نیک کہا یعنے اوسکا حکم فرمایا اور بد وہ ہے
کہ جسے بد کہا یعنے اوس سے باز رہنا کہا نیک اور بد اوسکے پیدا کیے ہین جسے کہا کرو
اوسے کیا چاہیے اور اپنی راے کو دخل نہ دیا چاہیے وَلِلّٰہِ مَلَائِکَۃٌ ذَوُوۡ اَجۡنِحَۃٍ
مَثۡنٰی وَثُلٰثَ وَرُبَاعَ اللہ تعالے کی مخلوقات مین فرشتے ہین جنکے پر ہین

دو بار دو والے ہین بعضے تین والے اور بعضے چار والے اور اس سے زیادہ بھی
چنانچہ جبرئیل علیہ السلام کے چھ سو پر ہین وہ فرشتے نور سے بنائے گئے ہین نہ
اونہین عورت ہے نہ مرد نہ اونہین درد ہے نہ غم نہ وہ کہاتے ہین نہ پیتے ہین لطیف
اونکا جسم ہے اور نوری اونکا لباس ہے جیسی صورت اونکی چاہین ویسی بناوین
جہان چاہین وہان جاوین آسمان پہ ہین اور زمین پر ہین بلکہ سارے عالم ہین
ہر ایک اپنے اپنے کام سے لگا ہوا ہے عصیان اللہ تعالے کا نہین کرتے
جو حکم ہوتا ہے وہ بجالاتے ہین مِنْهُمْ جبرئیل و میکائیل و اسرافیل
و عزرائیل اون فرشتون مین چار سب سے بڑے فرشتے ہین اور عمدہ کامون
پر مقرر ہین جبرئیل وحی کے کام پر ہین سارے نبیون پہ وحی لیجانا اونکا کام ہے
دوسرے میکائیل ہین رزق خلق کا اونکے قبضے مین اللہ تعالے نے دیا ہے
اور تیسرے اسرافیل صور لیے ہوئے منتظر حکم کے ہین عزرائیل قبض روح کرتے ہین
وعلاوہ فرشتے اور ہین کہ اونہین حملۂ عرش کہتے ہین عرش عظیم اون کے
کاندہون پہ دہرا ہوا ہے شان اور عظمت اونکی قدرت حق ہے کہ جسم ایک
ایک کا اتنا بڑا ہے کہ کان کی لو سے کاندہے تلک ہر ایک کے دو سو برس
کی راہ ہے وَلِكُلٍّ مِّنْهُمْ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ ہر ایک کا ایک مقام مقرر ہے کہ وہ
اوس جگہہ سے ایک ذرہ بھر اودہر اودہر نہین سرکتا جسمین جتنا اللہ تعالے نے
کمال رکھا ہے اوس سے زیادہ نہین ہوتا کم بھی نہین ہوتا نہ اونہین ترقی ہے
نہ شوق ہے یہ بات اللہ کریم نے آدمی ہی مین رکھی ہے کہ شوق سے اور عشق سے
کہ دمبدم ترقی کرتا ہے لَا يَعْصُونَ اللّٰهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ
وہ فرشتے عصیان اللہ تعالے کا نہین کرتے جو اونہین حکم ہوتا ہے وہ بجالاتے
ہین جیسے قہر الٰہی ہو وہ منکر ہین پہلے بڑے سے کسو کے نہ ڈرین یہ جو ابلیس
نے نافرمانی کی وہ فرشتہ نہ تہا قوم اہل الجان مین سے تہا بد اصل تہا اپنی
اصل پہ گیا عبادت بہت کی تہی سو رتبہ پایا تہا وَلَهُ كُتُبٌ أَنْزَلَ عَلَىٰ رُسُلِهٖ

اوس پروردگار عالم کی کتابین کہ رسولون پر اپنے اوسنے بھیجین ہین ایک سو چار ہین
اور باقی کتنے ایک صحیفے ہین اون سب مین امر اور نہی اور احکام شرعی مذکور ہین
بعد احکام شرع کے وہ سب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت سے اور ذکر شریف
سے اونکے بھری ہوئی ہین بیان صورت کا اور سیرت کا اور وقت نبوت کا مرقوم ہے
وہ سب کتابین کلام قدیم اللہ تعالے کا ہے منہا التورٰیۃ والانجیل
والزبور والفرقان اون سب کتابون مین چار کتابین سب سے بڑی ہین توریت
حضرت موسی پر آئی انجیل حضرت عیسی پر اور زبور داؤد پر نازل ہوئی قرآن
شریف محمد مصطفے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل مین القا ہوا پھر ان چارون
مین قرآن عظیم سب سے اعلے اور اولی ہے ظاہر مین سب سے مختصر ہے لیکن سب کے مطلب
سے بھرا ہوا ہے جو جو اون سب مین تھا سو وہ سب ایک مین ہے بلکہ اوس سے
اسمین زیادہ تر علوم ہین اون سب مین امتون نے تغیر تبدل کئے اور اپنی
طرف سے کچھ کچھ کمی زیادتی بنائی اللہ تعالے نے ان باتون سے قرآن
شریف کو محفوظ رکھا ہے کہ خود حضرت حق سبحانہ تعالے اوسکا حافظ ہے چنانچہ
فرماتا ہے انا لہ لحافظون عمدہ وجہ فضل قرآن شریف کی وہ ہے کہ
جس ذات بابرکات پر نازل ہوا ہے وہ افضل رسل ہے جو کوئی قرآن کو حادث
کہے وہ کافر ہے بلکہ ساری کتابین اللہ تعالے کی اس حیثیت سے کہ کلام ربّ
ہے قدیم ہین اور بسبب کلام حق کے سب برابر ہین واسمائہ توقیفیۃ اور نام
اللہ تعالے کی شرع شریف پر موقوف ہین جو جو نام شرع مین از روے قرآن
کے اور حدیث کے ثابت ہوے ہین اونہین نامون سے اللہ تعالے کو
یاد کیا چاہیے اپنی طرف سے کوئی نام نیا نہ بنانا چاہیے نام اللہ تعالے کے
بہت سے ہین اونمین بعضے خلق کو معلوم ہوے ہین اور بعضے نہین معلوم ہوے
۹۹ ننانوے نام سب سے زیادہ مشہور ہین کہ اونہین اللہ کریم نے یہ تاثیر رکھی ہے
کہ جو کوئی اونہین حفظ کرے وہ بہشتی ہووے اگرچہ اور بھی لکھے ہوے

شرع مین نام آئے ہین مگر یہ سب سے زیادہ بسبب اس فضیلت کے مشہور ہوئے
ہین اونکا فرقون کی زبان پر جو نام مشہور ہین اون نامون سے یاد حق نہ کی
جاتی ہے کہ خطرہ کفر کا ہے وَهُوَ خَالِقٌ لِأَفْعَالِ الْعِبَادِ فَالْكُفْرُ وَالْمَعْصِيَةُ
بِإِرَادَتِهِ وَتَقْدِيرِهِ وَلَا بِرِضَاهُ جب ثابت ہوا کہ خالق سب شئے کا وہی ہے
تو بندون کے فعلون کا بھی وہی خالق ہوا کفر اور معصیت بھی اوسکی پیدا کی ہوئی اور دین
اور ایمان بھی اوسکی مخلوق ٹھہرے پس جسکے واسطے جو مقدر کیا ہے اوسکا اوس سے
صادر ہونا بے شک ہے کہ کفر اور معصیت اوسی کے ارادے سے اور
اوسیکے مقدر سے ہین جو ہوا اور جو ہوویگا وہ سب لوح محفوظ پر لکھا جا چکا ہے
بغیر مشیت اور خواہش اوس خالق کے کچھ ہو نہین سکتا جو اوسنے لکھا وہ امٹ
ہے جسکو بہشت کے واسطے بنایا وہ بہشتی ہے اور جسے دوزخ کے واسطے
پیدا کیا وہ دوزخی ہے باوجود اس تقدیر اور پیدایش کے اطاعت اور ایمان
سے راضی اور خوش ہے کفر اور معصیت سے ناراض ہے اور ناخوش اور
جس چیز کا حکم فرمایا وہ موجب رضا کا ہے جس سے منع کیا وہ سبب جزا کا اگرچہ
یہ سب تقدیر سے اوسی کے ہے باوجود اسکے کچھ ایک اختیار بندون کا بھی
ہے ایک ارادہ ایسا ہے کہ بسبب اوسکے یہ کام کرتا ہے مثلاً پہلے ہی جیسے
ایک شخص کے ایک بات آئی اوسپر اوس شخص نے ارادہ کیا بعد اوس ارادے
کے وہ کام ظاہر ہوا اگر پہلے ہی جیسے دل مین آیا تھا چاہتا تو اس کام کو چھوڑ دیتا
پس اسی ارادے پر عذاب اور ثواب مقرر ہے یہ مسئلہ قضا اور قدر کا
بہت نازک ہے اسکے درپے نہوا چاہیے کہ اسکی بحث مین اکثر لوگ خراب
ہو گئے ہین اعتقاد کو اتنا ہی بس ہے کہ جو کچھ ہے سوا اللہ کی پیدایش سے ہے اور
اوسکی تقدیر سے ہے بغیر تقدیر کے کچھ خیر اور شر نہین ہوتا عذاب اور ثواب
بسبب اپنے ارادے کے ہے نسبت خلق کی اوسکی طرف سے ہے اور نسبت
کسب کی یعنے فعل کی بندے کی طرف اللہ تعالے مالک ہے جیسا

چاہتا ہے ویسا حکم کرتا ہے اور ہم سب اوسکی ملک ہین اپنے مالک ہین جسطرح چاہے
اوسطرح تصرف کرے وہ سب کا پوچھنے والا ہے اوسکا کوئی پوچھنے والا نہین
اپنی طرف سے کوشش اچھے کامون مین کی چاہئے پھر تو جو اوسنے مقدر
کیا ہے وہی ہوگا وَاللّٰہُ یُضِلُّ مَنْ یَّشَاءُ وَیَہْدِیْ مَنْ یَّشَاءُ اللہ
تعالے جسے چاہتا ہے اوسے گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اوسے ہدایت دیتا
جسکو وہ گمراہ کرے اوسکا کوئی ہادی نہین اور جسکا وہ ہادی ہو اوسکا کوئی گمراہ کرنے والا
نہین باوجود اسکے گمراہی شیطان کی اور بت کیطرف نسبت رکھی ہے اور ہدایت
اللہ کی طرف اس عالم مین سبب گمراہی کا بت کو اور شیطان کو بنایا ہے
اور موجب ہدایت کا نبی کو اور قرآن کو ہمین دونون پر ایمان چاہئے پہلے
جو ہدایت اور ضلالت کی نسبت اپنی طرف فرمائی اوسے بھی حق جانیے اور
پھر شیطان کو سبب گمراہی کا کیا اور نبی کو سبب ہدایت کا کیا +
عَذَابُ الْقَبْرِ لِلْکَافِرِ وَالْفَاسِقِ وَنَعِیْمُ اَہْلِ الطَّاعَۃِ بِمَا یَعْلَمُہُ
اللّٰہُ وَیُرِیْدُہٗ وَسُؤَالُ مُنْکَرٍ وَّنَکِیْرٍ حَقٌّ کافرون فاسقون کو عذاب قبر کا
اور اہل طاعت کو عیش اور سوال منکر نکیر کا قبر مین حق ہے جب مردے کو
قبر مین رکھکر پھرتے ہین تو دو فرشتے حق تعالے کے بھیجے ہوئے ہانکتے
آتے ہین ایک کا نام منکر ہے دوسرے کا نام نکیر ہے وہ آکر مردے کو
اوٹھا بٹھاتے ہین پھر اوس سے سوال کرتے ہین پہلے پوچھتے ہین کہ تیرا رب
کون ہے جو وہ سنکے کہ رب میرا اللہ تعالے ہے کہ اوسنے تمام عالم کو پیدا کیا
ہے پھر پوچھتے ہین تیرا نبی کون ہے تو وہ کہتا ہے نبی میرے محمد ہین صلی اللہ
علیہ وسلم پھر پوچھتے ہین تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے دین میرا اسلام ہے
جب وہ موافق سوال کے جواب دیتا ہے تو اوسکے اوپر بائین طرف سے پہلے
ایک کھڑکی کھولتے ہین اوسمین سے گرمی اور بدبو دوزخ کی آتی ہے
پھر اوسے بند کرکے سیدہے بازو سے کھڑکی کھول دیتے ہین کہ

اوسمین جنت کی ہوا اور خوشبو آتی ہے پہر کہتے ہین اگر تو جواب موافق نہ دیتا تو وہ
تیری جگہہ تہی جب تو نے جواب دیا یہ جگہہ اللہ تعالے نے تیری مقرر کی
اب سو رہ آرام سے قیامت تلک کچہہ خطرہ نہین جب حشر نشر ہوگا تب حساب
کتاب ہوگا پہر اوسکی کشادہ ہو جاتی ہے جہان تک نظر ہوپنچے اگر وہ بندہ عاصی
ہے تو اوسکی قبر مین بچہو اور سانپ ہوتے ہین ہر ایک ایسا زہری کہ اگر ایک
پہونک مارے تو قیامت تلک زمین پر سبزہ نہ اوگے اور اگر وہ بندہ کافر ہے
تو سوال کے وقت ہکا بکا رہ جاتا ہے اوسے جواب نہین آتا تو وہ فرشتے
عذاب کے آتے ہین اور زمین ایسی بہچتی ہے کہ پسلیان لوٹ جاتی ہین اور
ادہر کی ادہر نکلجاتی ہین پہر وہ موکل عذاب کے ایسے گرزون سے مارتے
ہین کہ بدن اوسکا خاک کے برابر ہو جاتا ہے پہر اوسے زندہ کرتے
ہین پہر گرز مارتے ہین قیامت تلک اسیطرح سے مارتے اور جلاتے ہین
مومنون کے جو چہوٹے چہوٹے لڑکے مرتے ہین اون پر بہی سوال ہے مگر
وہ فرشتے آپ ہی پوچہتے ہین اور آپ ہی اونہین جواب بہی سکہاتے ہین
اور مشرکون کے جو بچے چہوٹے چہوٹے موے ہین اسمین اختلاف ہے بعضے
کہتے ہین کہ وہ بہی ماں باپ کے شریک ہین اور نیز سوال جواب نہین اور بعضے
کہتے ہین کہ وہ بے گناہ ہین اللہ تعالے بے گناہون پر عذاب نہین کرتا اور
بعضون نے یہان سکوت کیا ہے اور یہ ماجرا علم الہی پر موقوف رکہا ہے پہر جانچے
سو کرسے انبیا سے وہان سوال ہوگا کہ یہ حال اونکی شان کے لائق نہین
روایت ہے کہ جب موتا کو قبر مین رکہتے ہین تو اوس قبر مین شکل ایک
شخص کی لاکر دکہاتے ہین اور اوس سے پوچہتے ہین کہ یہ کسکی صورت ہے
جو وہ شخص مومن ہے تو کہتا ہے یہ شکل میرے پیغمبر صلی اللہ وسلم کی ہے
یہ بندے ہین اللہ تعالے کے اور بہیجے ہوے ہین اوسکے مین انپر ایمان لایا ہون
گو پیغمبر کا ہو دیدار ا کا تکے مریے دن مین سو سو بار

ہووے جس جا وہ غیرت مہتاب ۔ نہ تو ظلمت رہے وہان نہ عذاب + [illegible]
اگر وہ میت کافر ہے تو کہیگا ہاے مین نہین جانتا یہ کون ہے تب فرشتے کہینگے
تو جھوٹا ہے کیون نہین جانتا یہ پیغمبر مشہور رہتے تھے سارا جہان انکو جانتا تھا
انکے ساتھ خدا کا کلام تھا اور سیکڑون معجزے تھے پھر اوسپر عذاب
ہوگا قیامت تک جنون پر بھی سوال جواب ہے مومن مومنون کی طرح کافر
کافرون کی طرح مگر جنون کے ثواب مین امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ساکت رہے
ہین جو کوئی کافر ظاہر ہے علانیہ کفر کرتا ہے اوسپر بے سوال عذاب ہے
کہ اوسے حاجت سوال کی نہین منافقون کو سوال ہوگا چند شخص ہین کہ اونہین سوال نہین
ایک شہید دوسرے جو جمعہ کی رات کو موا تیسرا جو جہاد مین کافرون کا ناکا باندھکر
بیٹھا چوتھا استسقا سے موا پانچوان جو پیٹ چلکر ہلاک ہوا چھٹا جو ہر رات
سورۂ تبارک پڑھتا ہے جو کوئی زمین مین دفن نہین ہوا اوسے ہر طرح
مین عذاب ہوگا کہ فی الحقیقۃ قبر اوسیکا نام ہے وہ ایک عالم ہے
اس عالم کے پرے ہے جیسے شیر کھا گیا یا مگر نگل گیا اوس مین وہین سوال
جواب ہوگا جو جو صاحب شرع نے فرمایا ہے اوسپر ایمان لانا چاہیے اپنی عقل
کو اوسمین دخل نہ دیجئے اور اوسکی تحقیق کے پیچھے نہ پڑیے کہ نشانی ایمان کا
یہی ہے اگر اوسمین کچھ شک ہے تو ایمان مین خلل ہے البعث حق
بعد مرنے کے پھر اوٹھنا حق ہے جب وقت مقرر قیامت کا پہونچے گا تو
اسرافیل کو حکم ہوگا کہ صور پھونکے یہ پہلے نشانی قیامت کی ہے اوس
صورت کے ساتھ سارے عالم مین ایک کھلبلی سی پڑجائے گی مارے وحشت
کے ہول کھا کھا کر جتنے جاندار ہین مرجائینگے زمین آسمان جھاڑ پہاڑ سب
فانی ہوجائینگے کچھ باقی نہ رہیگا بغیر ذات پاک پروردگار کے ایک فنا کی شان
سب پر ہوجائیگی کیا حور اور قصور کیا فرشتے اور شیاطین کیا نار اور جنت لیکن بہشت
اور دوزخ ملائکہ مقرب اور عرش اور لوح ان پر ایک شان فنا کی ہوکر

پھر باقی ہوجاینگی فرشتے جو نگہبان بہشت کے ہین کہ اونہین خزنہ بہشت کہتے ہین
اور فرشتے اوٹھانے والے عرش کے کہ اونہین حامل عرش کہتے ہین اونپر
وہ ہول اور خوف نہوگا اونہین اللہ تعالے اس آفت سے بچائیگا جب سب پر
شان فنا کی ہوجائیگی تو اللہ تعالے فرمائیگا لمن الملک الیوم یعنے کسکے واسطے ہے
آج کے دن ملک وہ جو بڑے بڑے سرکش اور مفسد حق ناشناس کہ دعوی
بادشاہی کا بلکہ خدائیکا کرتے تھے کسیکو اپنے سوا موجود نہ گنتے تھے وہ اب
کہان ہین پھر آپ ہی فرمائیگا للہ الواحد القہار یعنے وہ ملک اور سلطانی واسطے
واحد حقیقی کے ہے کہ اللہ ہے اور قہار ہے چالیس برس تک اسیطرح سے
ظہور صدہ صرف کا رہیگا بعد چالیس برس کے دوسری بار صور پھونکنے کا حکم ہوگا
تو سارے جاندار کیا چھوٹے اور کیا بڑے زندہ ہونگے ایک مینہ آسمان سے
برسیگا اوسکے برسنے سے آدمی اور جانور زمین مین سے نکلین گے جیسے
برسات سے سبزہ اوگتا ہے ریڑہ کی جو ہڈی ہے اوسے اللہ تعالے نے
گلنے سے بچا رکہا ہے ایک جز اوسکا باقی رہجاتا ہے وہی آدمی کا تخم
ہے جن اور انس چیونٹی مکھی سب زندہ ہوجائینگے جسنے جسپر ظلم کیا ہے اوس سے
اوسے اللہ تعالے بدلا دلوائیگا یہان تک کہ اگر منڈی بکری نے سینگ والی
کو مارا ہے تو وہ سینگ والی اوسے ماریگی اگر ایک لڑکے نے دوسرے لڑکے کو
مارا ہوگا اوسکا بھی بدلا کیا جائیگا چیونٹی چیونٹی سے قصاص لیگی یہ عدل اوسی عادل
کی ذات سے خاص ہے جب بدلا ہر ایک کا ہولیویگا تب حیوان سارے فنا ہوجائینگے
وہ جو نام سے اللہ تعالے کے ذبح ہوے ہین وہ بہشت کے خاک
ہوینگے اور دوسرے بس یون ہین فانی ہوجائینگے و الوزن یومئذ الحق تلنا نیکی اور
بدی کا بندونکی حق ہے عرش کے سامنے ترازو کھڑی کرینگے نیکیون کا پلڑا
عرش کے سیدہے بازو کو ہوگا اور بدیونکا اوسکے بائین بازو وہان کی ترازو یہان کی
ترازو کے بالعکس ہوے گی کہ جو پلڑا بھاری ہوگا وہ اونچا ہوگا جو ہلکا ہوگا وہ

وہ بچا ہوگا اللہ تعالے قادر ہی چاہے تو کاغذون کو عملون کے تولے اور چاہے تو
اعمالون کے جسم بنا کر ترازو مین رکہے جب پلڑا نیکی کا جہوکیگا تو یہ شخص
دل مین بہت ہی ناامید ہوگا کہ سب نیکیان کم ہین اور بدیان زیادہ
کیا حکم ہوتا ہے تب حضرت اکرم الاکرمین جیسے چاہینگا اپنے فضل سے کہیگا کہ
ایک نیکی اس شخص کی اور باقی ہے آج کا دن ظلم کا نہین ہے وہ نیکی بہی اسکی ترازو مین
رکہو تو وہ نیکی کیا ہے ایک کاغذ پر کلمہ توحید کو جو اس شخص نے پڑہا ہے اور اوسی
پر موا ہے لکہکر ترازو مین ڈالینگے تب اوسکے بوجہہ سے نیکی کا پلڑا اونچا ہوجائیگا
اور بدی کا نیچا یہ شخص اپنے دل مین خوش ہوگا کہ بخشا گیا **والکتاب حق** اعمال
نامہ بہی حق ہے جو جو کام بندے کرتے ہین اور جو جو باتین کہتے ہین وہ سب
دو فرشتے اللہ تعالے کی طرف سے مقرر ہین کہ لکہتے ہین کراماً کاتبین اونکا نام
ہے سیدہے بازو والا نیکیان لکہتا ہے اور اولٹے بازو والا بدیان جب
کرتا ہے جو کوئی شخص ایک بدی کرتا ہے تو فرشتہ انتظار کرتا ہے کہ شاید یہ
توبہ کرے تین ساعت تک انتظار کرتا ہے جو توبہ کی تو وہ نہین لکہتا اگر توبہ نہ کی
تو وہ اوس بدی کو اعمال نامہ مین لکہہ لیتا ہے اور نیکی والا اوسی وقت نیت کیساتھ
لکہہ ڈالتا ہے اسطرح سے وہ کتاب تیار ہوتی ہے قیامت کے دن اوسے
حاضر کرینگے اور ہر ایک کے ہاتہ مین دینگے اوسکی ایک طرف بدیان ہونگی
اور ایک طرف نیکیان کافرون کو اعمال نامے اسطرح دینگے کہ سینہ چیر کے
پیٹہہ کی طرف اولٹا ہاتہ نکالکے اوسمین دینگے اور مومنون کے سیدہے ہاتہہ مین
دینگے اگر فضل الٰہی شامل ہے تو وہ طرف جو نیکیون والی ہے وہ خلق کی طرف رہیگی
تا لوگ جانین کہ یہ شخص نیک تہا بدیون کا اوسکے کسیکو احوال معلوم نہوگا
تب اللہ تعالے فرماویگا کہ جیسا مین نے دنیا مین تیرا پردہ رکہا تہا ویسا ہی یہان
بہی رسوا نہین کرتا اپنے کرم سے مین نے بخشا اگر نعوذ باللہ اسکا اولٹا ہوا تو خلق
مین بہی رسوائی ہوئی اور چہٹکارا بہی مشکل پڑا **والحساب حق** حساب بہی حق ہے

یہ کتاب اعمالون کی حساب کی واسطے بنی ہے حساب ہر چیز کا ہوگا مثلاً پوچھینگے کہ
روزی کہان سے پیدا کی اور کہان خرچ کی وَالسُّؤَالُ حَقٌّ سوال اللہ تعالیٰ
کا بندون سے حق ہے جناب پروردگار ہر ایک سے بنفسہٖ پوچھیگا کہ نعمتین جو
تمکو دین تہین وہ تمنے فلانی فلانی جگہہ خرچ کین یا نہین تم سے وہ حساب کیا تو اوسکا
بدلا وہ کیا جو ہمنے تمہین بتا دیا تہا حکم کیا تمنے نافرمانی کی پہلے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھینگے
کہ وحی انبیاؤن کو کیونکر پہونچائی پہر لوح محفوظ سے پوچھینگے کہ تونے جو جبرئیل
کو علم ہمارے دیا اوسکا شاہد کون ہے وہ کہے گی اسرافیل تہا پہر اسرافیل
کو بلایا جائیگا وہ ہیبت سے حق کے ترسان لرزان حاضر ہونگے پہر پیغمبرون
سے پوچھا جائیگا کہ ہمارے پیغام امتون کو کیونکر پہونچائے الغرض ہر ایک سے روز
ہر ستیجے بموجب سوال ہوگا وہ سب ہیبت سے سوال ذوالجلال کے ترسان
اور لرزان ہونگے کسیکو مجال دم مارنے کا نہوگا جب عبادت کا سوال
پیش ہوگا تو پہلے نماز کا احوال پوچھینگے کہ کیون نپڑہی اور اگر پڑہی تہی تو احکام
ارکان کیون نہ ادا کئے جب نوبت معاملات کی پہونچیگی تو پہلے خونون کا مقدمہ
رجوع ہوگا ہر ایک کا ظلم اور ستم احسان اور کرم سب پوچھا جائیگا ظالمون کی نیکیان
سارے ستم رسیدون کو دیجائینگی جب اوسنے بہی فیصلہ نہوگا تب مظلومون کی بدیان
اونکے سر رکہینگے بالغرض اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ اوسسے ستم نہوا ہو اون کا نواسہ
ہو جب تک دعویدار کو اپنے راضی نکرے گا ہرگز جنت مین داخل نہوگا سارے
حقدار جمع ہونگے کوئی کہیگا کہ خداوندا اسنے مجہے گالی دی تہی کوئی کہیگا کہ میرا مال
چہین لیا تہا کوئی کہیگا اسنے سر مین یا میرے منہ مین طمانچہ مارا تہا کوئی کہیگا مجہپر
بہتان لیا تہا کوئی کہیگا میری غیبت کی تہی نکر جزو کل معاملہ سب رجوع ہوگا کوئی چیز باقی
نرہیگی ہائے افسوس ایسا دن باہیبت درپیش ہے اور کسیکو اوسکی پروا نہین
بحث ہے اور جدال ہے ہر طرح کا جہگڑا ہے اور ملال ہے دن تو طلب
مین اور ہوس مین گذرتا ہے رات عیش و طرب مین یا فکر فردا مین باقی ہے جسکو

بیہودہ کہیں مغرور ہے کہ جو میں سمجھتا ہوں وہ کوئی جانتا نہیں ہے برابر کوئی مخلوق نہو اتنا
نہیں جتنی غفلت اور سرکشی زیادہ اوتنا دعوی عقلمندی کا زیادہ یہان تو یہ حسنہ اور
غفلت ہے وہان حسرت اور ندامت ہے کبھی یہ خطرہ ہی نہین آتا کہ کوئی پوچھنے والا
ہے یہ جانتے ہین کہ اسیطرح مطلق العنان رہینگے جو فضل اوسکا دستگیری کرے
تو توسب آسان ہے ورنہ حقیقت ہے کوئی صورت چھٹکارے کی نظر نہین آتی جب
وہ چاہتا ہے کہ فضل اپنا ظاہر کرے اور بندون کو راضی کرے تو کیا کریگا ایک جنت
سجی آراستہ کرکے اونہین دکھاوے گا اور کہیگا کہ کوئی ایسا ہے جو مجھکو خرید
یگا خداوندا ایسا کون شخص ہوگا جسکے پاس ایسی عجیب چیز کی قیمت ہوگی کہ اسکا نقد
جو اسے خریدے تب حق عز وعلی فرمائیگا کہ اسکی قیمت تیرے ہاتھ ہے جو تو
ہے تو تجھے ملے پھر وہ عرض کریگا ایسی کیا چیز میرے پاس ہے جسکے بدلے
مین یہ مکان ہاتھ آوے تب اللہ تعالے فرمائیگا یہ جو حق تیرا تیرے بھائی مسلمان پر ہے
اگر تو اس سے درگذرے تو یہ مکان ہم تجھے دیوین وہ راضی ہوگا اور دونون جنت مین
چلے جائینگے اوسکے فضل کے امیدوار رہا چاہئے اور عدل سے ڈرا چاہئے مسلمانون
نے حضرت حق سبحانہ تعالے ایسے اشفاق سے سوال کریگا کہ کوئی اوسکی احوال
واقف نہوگا روبرو اپنے بولائیگا آپ ہوگا اور وہ بندہ ہوگا فرمائیگا کہ جیسے مین نے
دنیا مین تیرے عیب ڈھانپے تھے ویسے اب اپنے کرم سے بخشدیتا ہون سو
فضل اوسکا رہے اپنا کام + لیک ڈر اوسکے عدل سے ہے مدام و تحو
حق حوض کوثر حق ہے ایمان لایا چاہئے کہ اللہ تعالے نے اپنے حبیب محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کو ایک حوض عنایت کیا ہے کہ نام اوسکا کوثر ہے ایک مہینے
رستے برابر اوسکا طول ہے پانی اوسکا دودہ سے زیادہ سفید ہے مشک کی سی
بو اوسکی ہو جو کوئی ایکبار اوسکا پانی پئیگا کبھی پیاس نہ لگیگی آبخورے اوپر پیالے
اتنے بیشمار ہین جتنے آسمان کے تارے ساقی اوسکے حضرت جناب ولایت مآب علی
کرم اللہ وجہہ ہونگے حضرت علی نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ابوبکر کا دشمن ہے اوسے ملیگا

ہرگز ایک قطرہ آب کوثر کا نہ دونگا والصراط حق پلہ ہے اوپر دوزخ کے اللہ تعالیٰ
قیامت کے دن ایک پل رکھیگا تیغ سے تیز تر مومن کافر اور فاسق اور مطیع سب اور
ولی شاہ اور گدا سبکو اوسپر گذرنا ضرور ہے کوئی تو بجلی کیطرح ایک دم مین گذر جائیگا
کوئی ہوا کے مانند پار ہو جائیگا کوئی جیسے تیز گھوڑا جاتا ہے اسطرح قطع راہ کریگا کوئی
ڈگمگاتا اور گرتا کوئی گھسٹتا ہوا گذر جائیگا بعضے جو بہک گیا تو دوزخ مین جا پڑا غرض جو کوئی
یہان اپنا راہ راست پر دین کے ثابت قدم ہے وہ وہان بھی مضبوط ہے اور جسے
یہان لغزش ہے اوسے وہان بھی لغزش ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی وہان
گذرنا ضرور ہے مگر وہ گذار کسطرح ہوگا جیسے کسی خطرناک جگہہ پر سردار آپ ٹہر
جاتے ہین تا ادنی و اعلی قوی ضعیف سب کی مددگاری کرکے بسلامت گذار دین
اوسی حال یہان بخشش کو اور اوس پل پر سرور کو کہتے جائینگے اور وہ راہ سخت
قطع کرتے جائینگے تا وہ محنت اور سختی اوس وقت عظمی کی ہے گی تا جہنم ہو جاوے
آزردہ آفت کراہت ہو جاوے دوزخ کہیگا جُز یا مومن اِنّ نورک اطفأ لہبی یعنی
گذر جا جلدی اے مومن تیرا نور ایمان میری آگ کو بجہاۓ دیتا ہے والشفاعۃ
حق قیامت کے روز اوس سختی اور پریشانی مین شفاعت یعنی سفارش ہونا حق ہے
پہلے سب سے شفاعت کبریٰ ہے وہ خاص جناب پاک سرور انبیاء والمرسلین محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہے پہر بعد اوسکے جسکے حق مین اللہ تعالے چاہیگا
سفارش قبول فرمائیگا انبیا اور اولیا زاہد اور عابد عالم نیک اور عالم اپنے اپنے پیرو تک
کی حق تعالے سے اگر فرمان ہوگا تو سفارش کرینگے محل شفاعت کبری کا وہی کہ جب سب
سب اوٹہین گے تو ننگے اور بھوکے پیاسے تباہ حال ہون گے اپنے اپنے گناہون کی
ندامت سے اور آفتاب کی گرمی سے موم کی طرح پگہل جائینگے اور ہول سے اوس مقام
کے کوئی کسی کیطرف کو مشغول نہوگا اپنی اپنی سب کو پڑی ہوگی سب کو دہشت اور
خوف خدا کا غالب ہوگا اپنے اپنے اعمال پر ہر ایک کو نظر ہوگی اوہر دوزخ ایکطرف
دیکہتا ہوگا جنت ایک طرف کو مہکتا ہوگا رحمت کی امید ہوگی عدل کا ڈر ہوگا نہ دوست

کسی کی دوستی کام آویگی نہ دشمن کی دشمنی سب اپنے اپنے حال مین گرفتار ہونگے جب بہت مدت
اسی حال پر گذرے گی کہ نہ حساب ہوگا نہ کتاب ہوگا نہ کوئی کسیکی داد کو پہونچیگا
تب سب چاہینگے کہ کوئی اپنا سفارشی ڈہونڈہیے تو حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام
کے پاس سب ملکر جاوینگے اور کہینگے ہم بالکل ہراس ہوکر تمہارے پاس آئے ہین
تم ہم سبکے باپ ہو تمہین اللہ تعالے نے اپنا خلیفہ کیا اور اپنی روح تم مین پہونکی اور
سب فرشتون سے تمہین سجدہ کروایا سب چیزوں کا تمکو نام بتلایا اب ہم بہت عاجز ہین التجا
تمہارے پاس لائے ہین تم اللہ کریم سے ہماری سفارش کرو کہ اس بلا سے ہمین نجات
ہووے وہ کہینگے مین نے اللہ تعالے کی نافرمانی کی ہے کہ گیہون کہانے سے مجھے
منع کیا تہا مین نے کہایا اوسکی شرم سے میرا منہہ نہین ہے کہ مین جناب الٰہی مین کچھ عرض
کرسکون تم نوح نبی پاس جاؤ تب وہ سب نوح نبی علیہ السلام کے پاس جائینگے اور
اپنا احوال سنائینگے وہ کہینگے کہ مین نے اپنی امت پر بد دعا کی تہی کہ انہین
اپنے بیٹے کے واسطے ناواجب سوال کیا ہے اب تک مجھے شرم آتی ہے کہ کچھ جناب
کبریائی مین عرض کرون تم ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کے پاس جاؤ وہ وہان جائینگے
وہ بھی ایسا ہی عذر کرینگے اور حضرت موسی کا حوالہ دینگے اور وہ حضرت عیسی کے پاس
بھیجینگے الغرض ہر ہر نبی عالیشان اپنا اپنا عذر بیان کرینگے کسیکو مجال دم مارنیکی
اوس وقت نہوگی تب سب مایوس ہو جاوینگے پھر سب متفق ہوکر جناب مفخر انبیا وسید الاتقیا
سرور کائنات خلاصہ موجودات باعث ایجاد عالم فخر عالم و آدم محمد مصطفے صلی اللہ
علیہ وسلم پاس حاضر ہونگے اور اپنا عرض احوال کرینگے اور کہینگے آپکو اللہ
سبحانہ تعالے نے رحمت عالمیان کیا اور اپنے نام کے شامل آپکا نام جاری کیا اور
گناہ اگلے پچھلے سب بخش دیئے اب ہمین اس سے زیادہ تاب و طاقت نہین کوئی
ہمارا غمخوار نہین کوئی خریدار نہین کسیکو ہمارے حال پر نظر نہین کوئی ہمارے
درد سے خبر نہین آپ پاس آئے ہین امید شفاعت کی لائے ہین تب پیغمبر آخر زمان فرماوینگے
کہ ہان یہ میرا کام ہے مین جناب کبریائی مین عرض کرتا ہون تب جناب احمد برگزیدہ

حضرت صمدیت زیر عرش اوپر وحضرت اقدس کے جاکر کھڑے ہونگے وہ مقام محمود جو
قرآن شریف میں اللہ تعالے نے وعدہ فرمایا ہے وہ یہ مقام ہے تب آپ جناب
کبریائی مین سجدہ کرینگے اور ثنا کرینگے تب ارشاد ہوگا کہ اے حبیب میرے اے
بندے خاص میرے کیا تیری خواہش ہے سو وہ عرض کرکہ وقت قبولیت کا ہے
تو سر سجدہ سے اوٹھاینگے اور اللہ تعالے کی ثنا کرینگے جو ثنا کہ اوس وقت تعلیم ہوگی
بعد ثنا اور تعریف کردگار کے شفاعت خلق کی عرض کرینگے تو ایک قسم کے گناہگار
بخشے جاینگے پہر دوسرا سجدہ کرینگے پہر حکم ہوگا کہ اے حبیب اوٹھا سر اور
عرض کر جو چاہئے دوسرے قسم کے گناہ گار بخشے جاینگے پہر تیسرا سجدہ کرکے
تیسری قسم کی بخشش ہوگی مگر وہ باقی رہ جاینگے جو بالکل کفر کے حال پر مرے ہین
اور اونکو حکم دوزخ کا ہمیشگی کے واسطے جاری ہوا ہے یہان سے معلوم ہوا کہ کسیکو
دوسرے کی منت اور شنوائی باقی نرہیگی عظمت اور شان محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
کی اوس روز معلوم ہوگی حضرت حق سبحانہ تعالے فرمائیگا کہ اے دوست میرے
اے حبیب میرے اے بندے خاص میرے سب آج کے دن میری رضا چاہتے ہین
اور مین تیری رضا چاہتا ہون عرض کر جو چاہئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ جب تک ایک ایک شخص کی بخشش نہوگی مین راضی نہین ہونیکا کہ روز
روز محمدی ہے اور وہ جاہ جاہ محمدی ہے وہ مہمان ہین اور سب طفیلی ہین جب
مہمان عزیز ہوتا ہے تو طفیلی بہی عزیز ہوتا ہے کریم کو دونون کا پاس رہتا ہے
سمجہی چاہئے کہ دل وجان سے محمدی کا ہو رہ جائے اور سب اوسکا دل مین اگر محبت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے بس وہی شفاعت ہے اور وہی رحمت ہے کئی
شخص ہین کہ اونکے واسطے شفاعت خاص ہے ایک جسنے قبر شریف کی زیارت
کی ہے دوسرے جو درود کے پڑہنے کا ہمیشہ ورد رکھتے ہین تیسرے جو مدینہ
شریف کے رہنے والے ہین پہر اونکے سوا ہے جسکو جیسی نسبت ہے والجنۃ حق
والنار حق بہشت اور دوزخ کا ہونا یقین ہے اور حق ہے یہ دونون مکان

اللہ تعالے نے اپنے بندون کے لیے بنائے ہین اور بالفعل موجود ہین جنت بالاے
آسمان ہے اور دوزخ زیر زمین ہے جنت مومنون کے واسطے ہے دوزخ کافرون
کے واسطے حور اور قصور نہرین اور درخت میوہ دار اور طرح طرح کی نعمتین انواع
انواع کے بہشت مین پیدا کئے ہین کہ حق سبحانہ تعالے فرماتا ہے وہان ایسا ایسا ہے
کہ نہ آنکھون نے دیکھا نہ کانون نے سنا بلکہ کسی بشر کے دل پر بھی خطرہ نہین گذرا جو
یہان سے باایمان گیا ہے اوسے آخر کار بعد جزا سزا کے بالیقین بہشت کے محض بفضل
الٰہی ہے وہ مکان بلاشک میسر ہوگا اور دوزخ مین عذاب ہے آگ ہے اور طوق
اور بیڑیان ہین طرح طرح کی سختیان اور عذاب اور مصیبتین ہین کہ اللہ تعالے کسیکو
نصیب نکرے یہ دنیا کی آگ بہ نسبت اوس آگ کے ستر درجے ٹھنڈی ہے جو
کوئی مومن گناہگار ہے اوسے بقدر گناہ کے وہان دکھکر پھر داخل بہشت کرینگے
اور جو کافر ہے اوسے ہمیشہ ابدالآباد وہان سے رہائی نہین نعوذ باللہ منہا اللہم
انا نسألك الجنة وما فيها ونعوذ بك من النار ایکبار جو اون پرشان فنا کی ہوکر باقی ہونگے
پھر اونھین فنا نہین ہے بہشتی ہمیشہ بہشت مین رہینگے اور دوزخی مدام دوزخ مین
وہان موت کو موت ہے ایمان سب باتون پر لانا چاہیے کہ قرآن سے اور حدیث
سے ثابت ہے وَكُلُّ مَا اَخْبَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَاَحْوَالِ الْآخِرَةِ حَقٌّ جو پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
نے احوال سے قیامت کے اور نشانیون سے آخرت کے اور جو ہونیکے
خبر دی ہے وہ حق ہے اور بلاشبہ اوسکا ہونا ہی چاہیے ایک بات اونچی
سی ہی جو پیغمبر نے کہی ہے اوسے سچ جاننا چاہیے اور اوسپر ایمان لانا جو کوئی
ذرا سی بھی بات کو جھوٹ جانے گا وہ کافر ہوگا اَلْاِيْمَانُ تَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ
وَاِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ ایمان سچ جانتا ہے دل سے اور اقرار کرتا ہے زبان سے دل سے
خدا تعالے کو وحدہ لاشریک سمجھے ان سب صفتون کے ساتھ جو بیان ہوئین
اور پیغمبر کو سچا ہوا اوسکا اور بندہ خاص اور سچا ہر بات مین جانے جو جو احوال قیامت کا

اور بہشت اور دوزخ اور قبر وغیرہ امورات دینی فرماے ہین اون سبکو حق جانے جو کوئی
ایک ذراسی بھی بات کو پیغمبر کی جھوٹھ جانے گا وہ کافر ہوگا اور ان باتون کا زبان سے بھی
اقرار کرین کہ ظاہر حکم مسلمانی کے جاری ہو وین اصل ایمان تو دل کی حالت کا نام ہے
کہ سب باتین اسی دل مین جما دین کہ کسیطرح شبہہ نرہے اور اسی پر اللہ تعالے
سے دعا کرین کہ خاتمہ ہو دے آخر دم تلک یہ بات ساتھ ہو اگر تمام عمر اس پر رہا
اور نعوذ باللہ دم آخر دل مین یہ بات نرہی کافر ہو ا بے ایمان جہان سے
گیا جو کوئی شخص ناچار ہو کر زبان سے اقرار نکرسکتا ہو اوسے فقط تصدیق قلب ہی
بس کرتی ہے حاجت اقرار لسان کی نہین کوئی گونگا ہے یا کافرون مین گرفتار ہے
کہ اقرار کرتا ہے تو ہلاک کر ڈالتے ہین یا کوئی جان کے ڈر سے کافرون کے سامنے
کلمہ کفر کا کہے مگر دل مین سچے اس بات پر ثابت ہو یا کوئی شخص دل سے ایمان
لایا اور ہنوز زبان سے اقرار نہ کرنے پایا کہ موت آپہونچے یا زبان بند تھی بول
نہ سکا ان سب صورتون مین فقط تصدیق دل کی بس کرتی ہے ایک جاننا ہے اور
ایک ماننا ہے جاننا تو وہ ہے کہ بس معلوم کرلیا اور ماننا وہ ہے کہ دل مین سما جاوے
جیسے پانی مین رنگ ہو وا ور نصاری سب جانتے تھے کہ یہ نبی ہین اگلی کتابون مین
خبر پڑھی تھی لیکن مانتے نہ تھے افعال حسنہ اور عمل صالح اصل ایمان
مین داخل نہین ہین بلکہ باعث کمال ایمان کا ہے اگر نیک کام کرے گا تو ایمان
کامل اور پورا ہوگا اگر نکریگا تو ایمان ناقص ہے مثلاً ایمان کو ایک درخت سمجھے اور
اور نیک عمل اوسکے برگ اور ثمر جانئے جب پہل پہول نہو تو اوس درخت سے
کیا فائدہ مگر پہر بھی درخت نیا ہی اوسمین جو کوئی اوسے سنبہالے جائیگا البتہ وہ
باقی رہیگا اور اگر اوسکی کچھہ پروا نکرے گا تو وہ خشک ہو کر ضائع ہو جائیگا اصل سے
ہی جب جاتا رہیگا تو نام نشان نرہا بالکل کم بختی ہی ہوئی وہو لا یزید ولا ینقص
وہ ایمان نہ زیادہ ہوتا ہے نہ کم ہوتا ہے بلکہ یہ تصدیق قلب اصل ایمان
ہے اور وہ ایک ہی ہے اعمال کو اوسمین داخل نہین ہے الایمان

والاسلام واحد ایمان اور اسلام ایک ہی ہے جو مومن ہے وہ مسلم ہے لیکن ظاہرین
ایمان تصدیق قلبی اور حال باطن کا نام ہے اور اسلام ظاہر کے احکام بجالانے
کو کہتے ہین لا ینبغی ان تقول انا مومن انشاء اللہ تعالے علماؤن مین اختلاف
ہے کہ انا مومن انشاء اللہ تعالے کہا چاہیے یا نہین یعنے ہم مومن ہین انشاء اللہ
تعالے اگرچہ یہ بات اللہ تعالے نے عالم مذہب حنفیہ کے منع کرتے ہین اور
عالم مذہب شافعیہ کے جائز کہتے ہین مگر اصل یہ ہے کہ اگر بسبب شک کے
کہے تب تو جائز نہین ہے اور اگر تبرکاً بنام الہی تعالے کے کہین یا احوال خاتمہ
معلوم نہین کہ کیسا ہوگا اس سبب سے کہین تو روا ہے ایمان الباس
غیر مقبول ایمان یاس کا قبول نہین ہے یاس کہتے ہین شدت اور عذاب الہی کو
جسوقت نزع ہوتی ہے تو احوال غیب کا ظاہر ہوجاتا ہے بہشت اور دوزخ سب
کھلجاتا ہے اوس وقت کا ایمان قبول نہین ہے کہ غیب پر ایمان چاہیے اب
غیب نرہا پیغام کا اللہ تعالے کے اور رسالت نبی کا کچھہ کام نہ رہا ایمان
اختیاری نہوا بلکہ ایمان اضطراری ہوا ایسا تو قیامت کے دن بھی کافر کہینگے
کہ ہمین دنیا مین بھیجین تو ہم جاکر نیک کام کرین اور مسلمان ہووین اس ایمان کا
اونکو کیا فائدہ اور اوس وقت کے توبہ مین اختلاف ہے بعضون کے نزدیک توبہ
نزع کی قبول ہے بعضون کے نزدیک بے فائدہ ہے والکبیرۃ لا تخرج
المومن من الایمان گناہ کبیرہ مومن کو ایمان سے نہین نکالتا خارجی کہتے
ہین کہ مومن گناہ کبیرہ سے کافر ہوجاتا ہے شرع شریف مین مومن دو قسم پر
حصر ہوے ہین ایک مومن مطیع ایک عاصی یعنے فرمانبردار اور گنہگار اور گناہ
کی بھی دو قسمین ہین ایک صغیرہ ایک کبیرہ جسپر شرع مین حد آتی ہے اور ڈرایا ہے
اوسے کبیرہ کہتے ہین اور اسکے سوا جو ہے سو صغیرہ ہے پھر اگر ہوئی تو ہلکا
اور اوسکی کچھ پروا نرکھے تو وہ بھی کبیرہ ہوجاتا ہے مومن ہرچند گناہ کرے ایمان
اوسکا جڑ سے نہین جاتا ایک چوری خون ناحق لواطت زنا مال یتیم کا ناحق کھانا

ماں باپ کو ایذا دینا اپنے سے دوگنے کافروں سے بھاگنا جو حرم میں منع ہے سونا
چاندی اور ن کو آگ میں جلاتا بیاز کھانا شراب پینا سور کا گوشت کھانا گواہی جھوٹی
بھرنا رستہ لوٹنا روزہ کھانا جھوٹی قسم کھانا بے عذر شاہدی نہ پہونچانا
نماز اور زکوٰۃ چھوڑ دینا نماز بے وقت پڑھنا خویشوں سے خویشی کاٹنا
مسلمانوں سے لڑائی کرنا اصحابوں کو گالیاں دینا مال رشوت سے حاصل کرنا
امر معروف اور نہی منکر کو بشرط مقدور چھوڑ دینا خدا تعالے کی بخشش سے
نا امیدی اور اوسکے عذاب سے بے پروائی مرد اور عورتوں کے بیچ میں
لڑائی لگانا کہ جدائی ہوجاوے قرآن یاد کرکے بھولجانا عورتوں پر شوہروں کا
ظلم کرنا عورتوں کے بے شوہروں کا خلاف چلنا حافظوں کو اور عالموں کو ذلت دینا
اونکی حقارت کرنا عورتیں جو عصمت والیاں ہیں اونہیں گالیاں زناکی دینا یہ
سب گناہ کبیرہ ہیں اس سے مسلمانوں کو بچنا چاہیئے کہ سبب عذاب کا ہے
حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب کوئی مسلمان گناہ کرتا ہے تو اوسکے دل پر
سیاہ نقطہ پڑتا ہے پھر جو وہ ویسے ہی میں توبہ کرتا ہے تو وہ صاف
ہوجاتا ہے اگر اوسنے توبہ نکی تو وہ نقطہ ویساہی رہ جاتا ہے اور پھیلنے
لگتا ہے یہاں تک کہ سارے دل کو گھیر لیتا ہے جب پے متصل گناہ ہونے
جاتے ہیں ایک پر ایک نقطہ کا لا پڑتا جاتا ہے ظلمات پیہم جمع ہو کر دل
سارا گھیر لیتی ہے دل میں بالکل اندھیرا ہوجاتا ہے جہاں دل کی وحشی گئی
نیک خطرہ آنیکا رستہ بند ہوا کوئی اچھی بات اور کسیکی نصیحت بالکل دلمیں جگہہ
نہیں کرتی خوف خدا کا دل سے اوٹھہ جاتا ہے نور ایمان کا بجھنے لگتا ہے
کفر نزدیک ہونے لگتا ہے پہلے آدمی شبہہ میں پڑتا ہے پھر اوسکے بعد
مکروہ کیطرف آتا ہے پھر آگے حرام ہے یہاں تک تو حد ایمان کی ہے آگے
کفر ہے جب تک حلال پر کفایت کریں تب تک سب سے محفوظ رہیں
ایمان سلامت رہے اہل الکبایر من المومنین لا یخلدون فی النار

اِنْ مَاتَ بِغَیْرِ تَوْبَۃٍ کبیرہ کرنے والا اگر ایمان سے مرا ہے تو وہ دوزخ مین ہمیشہ
نہ رہیگا اگر اللہ تعالے چاہے تو اوسے یونہین معاف کر دے اگر چاہے کچھ
دنون موافق گناہون کے دوزخ مین رکہکے صاف کرے پہر جنت مین داخل
کرے جسکے دل مین ایک ذرہ بہی ایمان ہوئیگا وہ آخر کو بہشتی ہے اِنَّ اللّٰہَ
لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ تحقیق اللہ تعالے شرک کو
تو نہین بخشے گا اوسکے سوا سب کو بخشیگا پہر چاہے سب بے سزا بخشے چاہے سزا
دیکے ڈرا اوسکے عدل کا ہے اور امید اوسکے فضل سے ہے وَیَجُوْزُ الْعِقَابُ
عَلَی الصَّغِیْرَۃِ صغیرہ پر یعنے چہوٹے گناہ پر عذاب جائز ہے جیسے اللہ تعالے
مختار ہے کہ بڑے پر عذاب نکرے ویسے ہی مختار ہے اگر چاہے تو چہوٹے ہی پہ
عذاب کرے آدمی کو چاہئے کہ چہوٹے گناہ کو چہوٹا نہ سمجہے گناہ کی خوردی کو نہ
دیکہے اللہ تعالے کی بزرگی کو دیکہے کہ کس ذات پاک عالی کا گناہ کرتا ہے
وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اَرْسَلَ رُسُلًا مِّنَ الْبَشَرِ اِلَی الْبَشَرِ مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ
وَمُبَیِّنِیْنَ لِلنَّاسِ مَا یَحْتَاجُوْنَ مِنْ اُمُوْرِ الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا
اللہ تعالے نے رسول اپنے بندون پر بہیجے اونکی جنس سے یعنے بشر طرف بشر کی
وہ رسول کہ خوشخبری دینے والے فرمان بردارون کو اور ڈرانے والے گناہگارون
کو ظاہر کرنے والے اون چیزون کے کہ جن جن کے یہ محتاج ہین دنیا مین اور آخرت
مین جو جو ضرور تہا وہ سب اللہ تعالے نے اونہین الہام اور وحی کی اونہون نے
ہمین تعلیم کیا اور سکہایا کفر اور اسلام عذاب اور ثواب دوزخ بہشت بہلا برا سب
اونکے سبب سے معلوم ہوا جب اون نبیون نے دعوت کی اللہ تعالے نے
اونہین معجزون سے مدد فرمائی تاکہ اونکا سچ ظاہر ہو معجزہ اوسے کہتے ہین جو عادت
کے خلاف ہو جیسے حیوانون کا کلام کرنا اور سنگ اور درخت کا سلام کرنا
اَوَّلُ الْاَنْبِیَاءِ آدَمُ وَآخِرُہُمْ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
جمیع الانبیاء سب سے پہلے آدم صفی علیہ السلام نبی ہین اور آخر سب کے

محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب دین کا کام تمام ہوا حاجت نبوت کی نرہی اب جو کوئی دعوی
کرے وہ کافر ہے اور اوسکا قتل روا ہے وَاَوْلِی الْاَنْعَامِ عَدَدٌ وَعُمُمٌ
بہتر وہ ہے کہ انبیاؤں کے عدد مقرر نکریں یوں نہ کہیں کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار
ہیں بلکہ یوں کہیں کہ جتنے اللہ کے رسول ہیں اون سب پر میں ایمان لایا ہوں ایک
لاکھ اور کئی ہزار ہیں بعضونکا اللہ تعالے نے ذکر کیا ہے اور بعضوں کا نہیں
کیا ایک سکندر اور لقمان کی نبوت میں اختلاف ہے ولایت دونوں کی ہے
اور عورت کوئی نبی نہیں ہوئی کُلُّہُمْ کَانُوْا مُبَلِّغِیْنَ صَادِقِیْنَ
مَعْصُوْمِیْنَ عَنِ الْکَبِیْرِ مُعَزَّزِیْنَ اور وہ سب پہونچانے والے تھے اور سچے تھے
جو اونہوں نے بیان کیا وہ خدا ہی کا فرمان تھا اپنی طرف سے کچھہ بنا کر نہیں
کہتے تھے جو حکم تھا خدا تعالے کا وہ اونہوں نے حکم کیا اور جو منع کیا
ہوا تھا وہاں سے وہ منع کیا سب گناہوں سے وہ پاک ہیں نہ صغیرہ اونسے
ہوا ہے نہ کبیرہ اللہ تعالے کے فرمان کو بھول نہیں جاتے نہ اوسمیں کم کرتے
ہیں نہ زیادہ کرتے ہیں اونکا جو مرتبہ ہے نبوت کا وہ اون سے موقوف
نہیں ہوتا موے کے بعد بھی نبوت اونکی بحال رہتی ہے اپنے مزار میں
سب زندہ ہیں اور رون کی طرح مردہ نہیں ہیں اسی جسم سے موجود ہیں موت
اونکے حق میں انتقال مکان ہے اور بس خاتمہ کا اونکو کچھہ خطر نہیں ہے
وہ سب طاہر اور مطہر تھے کسیطرح کے امر بد کی اونکی طرف نسبت
نہ کیا چاہئے اَفْضَلُ الْاَنْبِیَاءِ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
افضل سب آدمیوں سے پیغمبر ہیں پھر اون پیغمبروں میں افضل محمد عربی صلی اللہ
علیہ وسلم ہیں ابیات احمد مجتبے ولیل سبل + افضل الانبیاء
و ختم رسل + جو نہوتا جہان میں اوسکا ظہور + تو نہوتے جہان میں حور و قصور
کچھہ زمین و زمان سے تھا نہ نشان + تھے محمد جب بھی رسول
زمان + نور سے حق کے نور ہے اوسکا + جملہ عالم ظہور ہے اوسکا +

علم واخلاق ومعجزے جو جو اگلے نبیون کے تھے ملے اونکو سب سے باد
تا ملک سر اسر ناز + حرکت اور سکنت اوسکی سب اعجاز + اوسکی ٹھوکر ہوا اوپر
اسپ کا سر + ناز وانداز اوسکے دیکھو پہر + اور اگر اوسکے در پہ مر جاوے
فخر اہل جہان پہ کر جاوے + کاش ہو جاے اوس گلی مین خاک + پہر حساب و
کتاب سے ہے پاک + ہے یہ مدت سے آرزو دل کی + خاک طیبہ مین ہووے
خاک ملی + هُوَ مَبْعُوْثٌ اِلٰى كَافَّةِ الْخَلْقِ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ساری خلق پر نبی ہین کیا جن اور انس کیا ملایک اور شیطان کیا درخت اور سنگ
کیا زمین اور آسمان جو جو شے اللہ تعالے کی مخلوق ہے وہ محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کی امت ہے وہ مطیع ہین اللہ عز شانہ کے اور ساری خلق
اونکی مطیع ہے مستر نعیته الکل الشرائع وَدِیْنُهٗ نَاسِخُ الْاَدْیَانِ
جب وہ حضرت ذات پاک سب سے بزرگ ہین شریعت بہی اوسکی سب
شریعتون سے کامل تر ہے اور دین اونکا سب دینونکا قطع کرنے والا ہے
جتنی شریعتین اور دین اگلے تھے وہ سب اس دین سے موقوف ہوے
اُمَّتُهٗ خَیْرُ الْاُمَمِ امت اونکی سب امتون سے افضل ہے یہ علم اور فضل جو اس
امت مین ہے وہ اگلی امتون مین نہ تہا ایک ایک ولی ایسا ایسا گذرا ہے کہ انبیاء
بنی اسرائیل کے موافق کرامات اوسکی ظاہر ہوئین اور تا قیامت باقی رہیگا
وَمِعْرَاجُهٗ فِی الْیَقْظَةِ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ اِلٰى مَا شَاءَ اللّٰهُ معراج اونکی
جاگتے مین ہوئی ہے آسمان تلک پہر جہان اللہ تعالے نے چاہا یہان اذعان لایق
ہے ایمان کی کہ ظاہر مین عقل اس بات کو نہین چاہتی بیان معراج کا یون ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم امہانی جو حضرت کی بہوپہی تہین اونکے گہر مین تشریف
رکھتے تھے رات کا وقت تہا خلق سب سوتی تہی جبرئیل امین جو فرشتے وحی کے
ہین وہ آئے اور براق سواری کے واسطے لائے پیغام جناب کبریائی کا پہونچایا
کہ سماوات پر بولایا ہے سارے ملائک مقرب بہشت و دوزخ بہرنا ہ سب حضرت

کی قدم بوسی کے انتظار مین تھے آپ بموجب حکم الٰہی کے اوسی اپنے بدن سے کہ
وہ ہماری جانون سے پاک تر تھا اوس سواری پر سوار ہوئے جبرئیل امین ہمراہ
رکاب مسجد اقصے مین کہ بیت المقدس اوسے کہتے مین تشریف لیگئے وہان
سارے انبیا اگلے انتظار مین آپ کے جمع تھے سب نے تعظیم کی اور تحیۃ
بجالاکے آپ کو امام کیا اور سب مقتدی ہوئے ایک دوگانہ ادا فرمایا
اور اوسی سواری پر سوار ہوئے ساتون آسمان کی سیر کی جو جو عجائبات اللہ تعالے
کے تھے اونھین دیکھے اہل آسمان شادان اور فرحان ہوئے ہر ایک
استقبال بجالایا بہشت اور دوزخ ملاحظہ فرمایا مالک اور رضوان نے تعظیم کی اور سر اطاعت
کا جھوکا دیا جب درخت سدرۃ المنتہی کے اوپر تشریف لیجانے لگے جبرئیل وہان
رہگئے سدرۃ المنتہی ایک درخت کا نام ہے کہ وہ عقل البشر کی حد ہے اوسکے پرے
کسیکو گذار نہین جبرئیل ہمراہی سے جب رہنے لگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ تم مجھے اکیلا چھوڑ کر کیون رہے جاتے ہو
اونھون نے عرض کی کہ یہ رتبہ اور منصب اللہ تعالے نے
آپہی کو عطا کیا ہے میرا مقدور نہین ہے کہ اپنے مقام سے ایک انگل بھی
آگے بڑھون تو تجلی سے قہر کے میرے پر و بال جل جاوین وہان دمبدم
غیب سے آواز آتی تھی کہ اے حبیب میرے اے دوست میرے اے
بندۂ خاص میرے آگے آ اور آگے آ اور آگے آ مین نے اپنا عرش
عظیم تیرا فرش کیا ہے موسے کو جب وادی ایمن مین بولایا تو حکم کیا کہ نعلین نکال ڈال
اور یہان تجھے ارشاد ہوتا ہے کہ نعلین تیری اس عرش کا فخر ہے الغرض مکان سے گذرکے
لامکان کو پہونچے انہین آنکھون سے حضرت حق کو دیکھا اور بات کی بیت انہین آنکھون سے
دیدۂ حق دیکھا + سب خدائیکا کھل گیا لیکھا + ہوگئے غرق کبریائی کے + ہے مین
قربان اس خدائی کے + دوست پر دوست جب نثار ہوا + دل شیدا کو تب
قرار ہوا + جوکہ ہجران کے غم اوٹھاوے گا + وہ مزے وصل کی اوڑا دیگا

رب کا بے پردہ وہان کلام سنا + بن میان جی کے وہان پیام سنا + یہ ملاحق
سے تحفہ دم ساز + کہ پڑہین رات دن مین پانچ نماز + دیکھے کے نکلے سے نکلے
جب آئے + خواب کے کپڑے گرم سب پائے + سنکے اسمین ہو کوئی شک لا دے
مومنون مین جگہ وہ کب پاوے + وَالصَّحَابَۃُ خَیْرُ الْاُمَمِ صحابہ پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کی ساری امت سے بہتر ہین جسنے اسلام کے حال مین آپ کو دیکھا اور کچہہ
تہوڑا اسا بہی مجلس مین آپکے بیٹھا اوسے اصحابی کہتے ہین وہ شخص ساری
امت سے افضل ہے اور بہتر ہے جو جو زیادہ صحبت مین رہے ہین وہ خاص ہین
جسکو جتنی حضرت سے نزدیکی اور قربت زیادہ اوسکی فضیلت زیادہ کی سے
غوث ہو یا قطب ہو اصحابون کی فضیلت کو گو نہ پہونچے گا صحابہ کا ثواب دیدار
مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب سے زیادہ ہے واقعی کون سی دولت اور کرامت
اونکی دیدار سے زیادہ ہوگی کسواسطے جنکا سعادت اور بزرگی دیدار کو اور صحبت کو جناب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
کی نہین پہونچتی پہر اون سب صحابیون مین چار یار باوقار ذی اقتدار رضی اللہ عنہم افضل ہین
اونکے ثواب کو اور فضل کو کوئی نہین پہونچتا دو اون مین حضرت کے سسری ہین وہ
ہین حضرت ابی بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سسر ہین حضرت عثمان اور حضرت
علی رضی اللہ عنہما داماد ہین یہ چارون حضرت کے وزیر تھے اکثر مہمّین دین کی
اون سے مصلحت کی جاتی تہین اور سب طرح کے کام مین آپکی شریک اور جان نثار
تھے کسیکو انہین سے اپنی جان اور مال سے دریغ نتہا جس چیز کو جو
حکم ہوتا ہرگز چون وچرا نہ کرتے کمر خدمت کی مضبوط باندہے تھے اور سر بندگی
کا آستانے پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دہر دیا تہا جو آپ کی رضا تہی
وہی اونکی رضا تہی جسمین آپ کی خوشی تہی وہی اونکی خوشی تہی اپنے نفس کی
خواہش بالکل موقوف کر دی تہی اَفْضَلُہُمْ عَلٰی تَرْتِیْبِ الْخِلَافَۃِ
وَالْمُرَادُ بِالْفَضِیْلَۃِ اَکْثَرِیَّۃُ الثَّوَابِ یہ چارون مین افضلیت
بطریق خلافت کے ہے کہ پہلا خلیفہ دوسرے سے افضل ہے اہل سنت جماعت کا

یہ ہی اعتقاد ہے و بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل سب آدمیون کے حضرت ابی بکر
صدیق رضی اللہ تعالے عنہ ہین کہ وہ پہلے خلیفہ ہین اونکے بعد حضرت عمر رضی اللہ
عنہ دوسرے خلیفہ ہین وہ اونکے بعد افضل ہین ان دونون صاحبون کی افضلیت اور انکے
ہین تو اسطرح سبکا اتفاق ہے اونکے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ ہین اونکے
بعد حضرت جناب ولایت مآب علی کرم اللہ وجہہ خلیفہ ہین ان دونون مین اختلاف ہے
بعضے کہتے ہین حضرت عثمان حضرت علی پر افضل ہین بعضے کہتے ہین حضرت علی حضرت عثمان
پر افضل ہین اور بعضون کا یہ عقیدہ ہے کہ یہ دونون صاحب برابر ہین یہ سب اپنے اپنے حق پر تھے کوئی
انمین سے ایک ذرہ زیادتی کرنے والا نہ تھا حضرت جناب ولایت مآب علی کرم اللہ وجہہ
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر حسنین کے
باپ نفس رسول کے حضرت نے اونکے حق مین فرمایا ہے کہ خون تیرا خون میرا ہے
اگر انمین سے کوئی ظالم ہوتا اور غیر حق پر ہوتا تو کیونکر ایسا شخص عالیشان اونکے
ساتھ رہتا اور ہر امر مین شریک ہوتا جو شیر حق ہوگا وہ غیر حق کسکے آگے سر جھکا دیگا
رافضی کی عقل کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ علی کرم اللہ وجہہ کی شان کو کم کرتا ہے کہ کہتا ہے
تقیہ سے اور ڈر سے اون لوگون کا ساتھ کیا اور خلافت کا دعوی نکیا اپنا حق اونکو
دے دیا بہلا انصاف کرو جو اپنا حق ڈر کے مارے اورونکو دیدے وہ شیر حق
کیونکر کہلایا جاوے بزدل ہو سو تقیہ کرے جو شیر خدا ہو وہ بہلا کس سے ڈرے
اگر خلافت غیر حق ہوتی اور حضرت علی کو اوسکا لینا منظور ہوتا تو کوئی ہرگز مقابلہ نہ
کرسکتا رافضی کی یہان عقل باطل ہوگئی وہ حکمت سے اللہ تعالے کے غافل ہے
نہین جانتا کہ جسطرح حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوئی اسیطرح
جناب ولایت مآب پر خلافت ختم ہوئی خلافت ہر ایک خلیفہ کی اجماع امت سے
ثابت ہوئی ہے جب سارے صحابیون نے جمع ہوکر بیعت کی تب خلیفون نے
خلافت کی اجماع امت دلیل قطعی ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ
یہ امت میری جو خیر الامم ہے ہرگز ضلالت پر اور گمراہی پر جمع نہو گی افضلیت ہے

یہان مراد اللہ تعالے کے پاس ثواب ہے اونھون نے جو دین مین جد وکد زیادہ کی ہے اونکا ثواب بہی اللہ کے نزدیک بڑا ہوگا ظاہر تو یہ ہے پہر آ‌گے اللہ تعالے کریم ہے اور مالک ہے او سپر کوئی چیز واجب نہین ہے چاہے تو بڑی چیز کو چہوٹی کردے اور اوسکا ثواب کم کردے اور چاہے تو چہوٹی چیز کو بڑا کردے اور اوسکا ثواب زیادہ کردے الباقی من عشرۃ مبشرۃ باقی عشرہ مبشرہ مین جو چہہ باقی رہے اونکے بعد افضل ہین عشرہ مبشرہ اونہین کہتے ہین کہ دس اصحابون کو آپنے بہشت کی بشارت دی ہے وہ بہشتی قطعی ہین پہلے اونمین سے چار کا بیان ہوا باقی چہہ ہے نام اونکا ابو عبیدہ ابن الجراح سعید ابن سعد ابن ابی وقاص عبد الرحمن ابن عوف زبیر ابن عوام طلحہ ابن عبید اللہ اور چار خلیفہ ان دسون کے حق مین آپنے بہشت کی بشارت دی ہے وہ بہشتی یقینی ہین اور اور بہی انکے سوا ہین کہ اونکے واسطے بشارت دی ہے لیکن یہ آپ کے اقربا ہین اور ایک حدیث مین انکا نام آیا ہے اسواسطے عشرہ مبشرہ مشہور ہوے ہین فاہل بدر بعد ان عشرہ مبشرہ کے اہل بدر فاضل ہین تین سو تیرہ ۳۱۳ اصحاب بدر ہے اون سب کے حق مین ارشاد ہوا ہے کہ بہشتی ہین بدر ایک گاؤن کا نام ہے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان پہلے لڑائی اسلام مین وہان ہوئی ہے وہ جو لوگ حضرت کے پاس رکاب اوس لڑائی مین تہے اونہین اہل بدر کہتے ہین اونکا اللہ تعالے کے نزدیک بڑا رتبہ ہے تین سو تیرہ یہ لوگ تہے اور کفار قریش کے ہزار سے کچہ کم تہے ابو جہل اونکا سردار تہا لڑائی بہت سخت ہوئی مسلمانون نے بڑی جان بازی کی کافرون کو ہزیمت دی ابو جہل مارا گیا اور بہت سے کافر مارے گئے اور بہت لوٹے گئے بہت سے قید ہوے وہ جو قیدی ہوے تہے وہ کچہ کچہ اپنی طرف سے فدیہ دیکر چہوٹے فاہل احد بعد اہل بدر کے اہل احد افضل ہین اونکے واسطے بہی بہشت کی بشارت ہے مدینہ شریف سے دو کوس کم و بیش ایک پہاڑ ہے اوسکا نام احد ہے وہان ابو سفیان کافرون کی فوج کا سردار ہوکر آیا تہا بڑی سخت لڑائی

ہوئی مسلمانون پر اوس دن بہت محنت پڑی اور دندان مبارک مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم
کا اوس معرکے مین شہید ہوا اور ستر مسلمان درجہ شہادت کو پہونچے حضرت حمزہ پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا بھی اوسی لڑائی مین شہید ہوئے فَاَہْلُ بَیْعَۃِ الرِّضْوَانِ
بعد اونکے اہل بیعت الرضوان کو فضل ہے وہ بھی بموجب قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کے بہشتی ہین سات سو کئی تن تھے حضرت جب عمرہ ادا کرنیکو تشریف لیگئے مکہ مین داخل ہونیکو
کافرون نے منع کیا حضرت عثمان کو بہیجا کہ جاکر سوال جواب کرین اتنے مین خبر اوڑی کہ حضرت عثمان کو
کافرون نے مار ڈالا ساتہ کے لوگون کو بلاکر ہر ایک سے لڑائی کے واسطے بیعت کی سب نے دل و جان سے
قبول کیا پہر اتنے مین حضرت عثمان زندہ آئے صلاح ہوگئی اَلْفَاطِمَۃُ سَیِّدَۃُ
اس بیعت کو بیعت الرضوان کہتے ہین چنانچہ قرآن شریف سورۂ انا فتحنا مین اسکا بیان ہوا ہے
النِّسَاءِ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَہْلِ الْجَنَّۃِ حضرت
فاطمہ زہرہ بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہا سب جنتی بی بیون کی
سردار ہین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت خدیجۃ الکبرے رضی اللہ عنہا
محل خاص حضرت کی یہ سب عورتون سے افضل ہین سو مادر عیسی علی نبینا وعلیہ
السلام اور آسیہ زن فرعون یہ بھی افضل ہین کہ ان سب کے باب مین بشارت
بہشت کی آئی ہے مگر حضرت فاطمہ زہرہ رضی اللہ عنہا ان سب سے بلکہ سارے
عالم کی عورتون سے افضل ہین بعضے علما کہتے ہین کہ فضل حضرت عائشہ کا حضرت
فاطمہ پر اسواسطے ہے کہ عائشہ بہشت مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہونگی
اور فاطمہ حضرت علی کے پاس اور مکان حضرت علی کا حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ سے
کم مرتبہ مین ہوگا مگر اسکا اسطرح جواب دیا گیا ہے کہ حدیث مین آیا ہے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو فرمایا ہے کہ مین اور تو اور علی اور حسن
اور حسین ایک مکان مین ہونگے حضرت عائشہ مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین خدیجہ
افضل ہین بعضے کہتے ہین عائشہ افضل ہین مگر خدیجہ اعجب لنسا نہین حضرت کے نزدیک
بعد اونکے عائشہ تہین پس تفضیلت بہی اسیطرح ہوگی حضرت امام حسن اور حضرت امام
حسین رضی اللہ عنہما سب سے افضل ہین کہ حسب اور نسب جو اونکا ہے وہ کسیکا

نہین جتنے جنت کے جوان ہونگے اون سب کے یہ سردار ہونگے شرف ذات اور پاکی
جوہر اہل بیت نبوی کے واسطے ثابت اور مقرر ہے وہ کسیکو نہین سب جگر پارہ
رسول ہین اور لخت دل بتول ہین اللہ کریم کے مقبول ہین یہ سب سے افضل ہین اور
سب مفضول ہین وَ الْخِلَافَةُ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
ثَلٰثُوْنَ سَنَۃً ثُمَّ بَعْدَہَا مُلْکٌ وَ اِمَارَۃٌ بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تیس
برس تلک خلافت کا حکم تہا آگے اوسکے ملک داری ہے اور بادشاہی ہے جب
جناب خاتم الخلفا حضرت علی مرتضے کرم اللہ وجہہ شہید ہوے چہہ مہینے تیس برس
مین باقی تہے وہ حضرت امام حسن مجتبے رضی اللہ تعالے عنہ نے پورے کئے اور
امیر معاویہ سے صلح کرکے اسواسطے وہ امر سونپ دیا کہ آگے خلافت نبوی
نہین ہے بادشاہت ہے سو منظور نہین خلافت اس خاندان عالی شان پہ تمام
ہوئی وَیَکُفُّ ذِکْرَ الصَّحَابَۃِ اِلَّا بِالْخَیْرِ طریق اہل سنت جماعت کا یہ ہے
کہ ذکر اصحابون کا سواے خیر کے نکرین جتنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
ہین اونکی خدمت میں بااوبی سے رہا چاہیئے اونمین سے کسو سے جو کچہہ امر ایسا کہ اونکے
لائق نہ تہا بسبب بشریت کے ہوگیا اوسے سنا نہ سنا جانا چاہیئے اودہر سے آنکہ کانی
دیگر نظر حضرت کی صحبت پر رکہا چاہیئے یہ ایک ایسا امر عظیم اونکے نصیب ہوا ہے
کہ اوسکے آگے سب باتین ناچیز ہین صحبت پیغمبر کی ساری مس عیب کے واسطے اکسیر
اعظم ہے اونکی شان مین آیاتین قرآن شریف کی اور احادیث نبی کی بہت سی وارد
ہوئین ہین صحبت تو اونکی آپکی ساتہہ یقینی ہے اور یہ قصے خالی کمی زیادتی سے نہین
ایسا جناب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایذا میرے اصحابون کی میری
ایذا ہے اور میری ایذا اخدا ے عز اسمہ کی ایذا ہے اور فرمایا ہے کہ اصحاب میرے
مانند ستارون کے ہین اونہین سے جسکی اقتدا کروگے راہ راست پاؤگے پس
یہان سے معلوم ہوا کہ امیر معاویہ اور اونکے سواے جو جو اصحاب ہین کہ اون سے
کچہہ کچہہ قصور ہوگیا ہے طعن اور لعن اون پر نکرین کہ یہ فعل بد خالی خطر سے نہین ہے

خدا جانے کیا کیا ہوا ہے اپنی رائے کو اور عقل کو یہان دخل نہ دیا چاہئے جو اگلے بزرگ
راہ باندہ گئے ہین اوسی پر چلا چاہیے کہ سلامتی اوسی مین ہے کہ اونکے ہمسے زیادہ
عاقل اور عالم اور صاحب احتیاط تھے اونہین کی پیروی کرنا خوب ہے اور لعنت
تو کافر پر بہی نہین چاہئے کسواسطے کہ احوال اوسکے خاتمے کا معلوم نہین اور جو خدا تعالے
اوسے ایمان ہی نصیب کرے تو وہ لعنت پہر کر کرنیوالے پر آوے ہان مگر جسکو تحقیق
کفر کے حال پر مر گیا ہو پہر تو البتہ اوسپر لعنت ہی یزید کی لعنت مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین
نہ کیا چاہئے بعضے کہتے ہین درست ہے بعضے اس جا خاموش ہین بعضے سلف
نے لعنت اوسپر کی ہے چنانچہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ سے لعنت
اوسکے حق مین آئی ہے کسواسطے کہ وہ حلال جاننے والا تہا حرام کا خمر زنا وغیرہ
سب کچہ بے پروا ہانہ کرتا تہا حلال جانتا تہا اور سوا اسکے لوگ جو کہتے ہین کہ قتل
امام حسین کا گناہ کبیرہ ہے کافر نہین ہوتا ہے اوسکا یون جواب دیا چاہئے
کہ ایذا اور اہانت اہل بیت کی ایذا اور اہانت پیغمبر کی ہے اور ایذا پیغمبر صلی
اللہ علیہ وسلم کی کفر ہے سوا اسکے جو جو کام اوس بے سعادت نے کئے
ہین وہ کاہی کو کسی نے کئے تھے حضرت مولانا عبد العزیز صاحب نے تفسیر مین
لکہا ہے کہ اگلے بنی اسرائیل جو قتل نبیون کا کرتے تہے تو اونکے نزدیک
دعوی نبیون کا ثابت نہ تہا اور اس کم بخت نے جو قتل اہل بیت کا دیدہ و دانستہ
کیا کہ خاندان نبوت سے واقف تہا اور یہ جو کہتے ہین کہ حضرت امام حسین سید الشہدا
علیہ السلام کے قتل کا اوسنے حکم نہ کیا تہا وہ اس بات سے راضی نہ تہا بعد اس
فعل کے اوسے ندامت ہوئی یہ بہی غلط ہے کسواسطے عداوت اہل بیت نبوی کی
اور خوشی ہونا اوسکا اس قتل اور اہانت سے بخوبی ثابت ہوا ہے انکار اوسکا بیجا ہے
بعضے کہتے ہین کہ احوال اوسکے خاتمے کا معلوم نہین شاید کہ بعد اس کفر
اور معصیت سے توبہ کی ہو تو گنجایش رکہتا ہے اوسکا ظاہر اسباب ایسا ہی کہ بعد
قتل امام حسین کے مدینہ شریف پر لشکر بہیجا کہ وہان قتل اور غارت صحابہ کا اور

تابعین کا کبرین پھر مکہ معظمہ پہ فوج تعین کی تا عبد اللہ ابن زبیر کو مارین وہان منجنیقین لگائی گئیں کہ اسی حال مین مر گیا آیندہ خدا جانے کہ وانا تر ہے ظاہر تو توبہ کا امکان نہین خدا ہے تعالے و تقدس ہمین اور ہمارے دوستون کو بلکہ سارے مسلمانون کو اوسکی دوستی سے بچا وے اور زمرہ اہل بیت مین بلکہ اونکے خادمون مین محشور کرے بمنہ وکمال کرمہ آمین رب العالمین جاننا چاہیئے کہ لعنت کا لفظ اچھا نہین ہے اور بری بات کا زبان پر لانا ارباب سعادت کے نزدیک حسن نہین رکھتا اسواسطے اگر اپنی زبان کو بری لفظ سے آلودہ نکرین تو بہتر ہے اور اوس سے کچھ فایدہ دینی بھی حاصل نہین وَالْمُجْتَهِدُ يُخْطِئُ وَيُصِيبُ مجتہد کبھی مسئلہ مین چوک بھی جاتا ہے اور کبھی راستی کو پہونچتا ہے اگر مسئلہ اوسکا موافق ہے تو اوسے دوہرہ ثواب ہے اور اگر مسئلہ مین اوسکے خطا ہے تو اوسے ایکہرہ ثواب ہے کسواسطے کہ نیت اوسکی بخیر ہے وَلَا نُكَفِّرُ اَحَدًا مِّنْ اَهْلِ الْقِبْلَةِ اصل مذہب یہ ہے کہ جو کوئی اہل قبلہ ہے یعنے نماز قبلہ کیطرف کرتا ہے اور دلیل کتاب سے اور سنت سے لیتا ہے اور کلمہ شہادت پڑہتا ہے اوسے کافر نہ کہا چاہیئے اور اوسکے واسطے دوزخ دائمی مقرر نہ کیا چاہیئے اگرچہ کوئی کوئی بات اوسکی ایسی ہو کہ اوسنے نسبت کفر کی ہوتی موجب تلک توجہ ہوسکے تب تلک تکفیر نکیا چاہیئے جب بالکل کفر ثابت بے شبہ ہو جائے تب ناچاری ہے اپنے حتی المقد و مسلمانون مین اصلاح کی جاہیے اور فساد دور کیا چاہیئے کہ بنیاد اسلام کی سست نہو جائے کوئی اگر کسیکو کافر کہے یا لعنت کرے اگر وہ شخص فی الحقیقت کافر ہے یا لعنت کے قابل ہے تو اوسپر ہوگی اور اگر وہ ان چیزون کے قابل نہین ہے تو یہ کافر ہو گیا اور لعنت بھی اسپر آئی وَرُسُلُ الْبَشَرِ اَفْضَلُ مِنْ رُسُلِ الْمَلَائِكَةِ وَعَامَّةُ الْبَشَرِ مِنْ عَامَّةِ الْمَلَائِكَةِ وَرُسُلُ الْمَلَائِكَةِ اَفْضَلُ مِنْ عَامَّةِ الْبَشَرِ + انبیا اور رسول خواص بشر مین افضل ہین ملائکہ مقربہ سے اولیا اور اتقیا عامہ بشر ہین وہ افضل ہین عام فرشتون سے اور عام ملائکہ جو ہین وہ افضل ہین باقی مومنون سے اور ملائکہ مقرب جو ہین وہ

افضل ہین عام نبیوں سے یعنے اولیا اور اتقیا سے **وکرامات الاولیا حق**
اہل سنت جماعت کا عقیدہ ہے کہ کرامات اولیا کی حق ہے دوست حق کا نام
ولی ہے نشانی دوست خداے کی وہ ہے کہ زہد اور تقوے اختیار کرے اور یاد مین
حق تعالے کے ہمیشہ مشغول رہے طریقہ سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا خلاف نکرے
بدعت اور معاصی سے پرہیز رکھے اعتماد اوسکا سب بطرف خداے کریم کی ہو ما سوا اللہ
سے بالکل قطع کیا ہو امید کسیطرح کی کسی سے سوے خدا کے نرکھے اور ڈر بہی
بغیر اوسکے قہر کے کسیکا نرکھے عشق اور محبت اوسکی ظاہر اور باطن مین سرایت
کر گئی ہو ایسے شخص سے جو کچھ فعل صادر ہو وہ کرامات ہے اور جو کوئی اس کے
خلاف ہو اوسکا دعوے باطل ہے اور وہ مردود ہے خرق عادت کی چار صورتین
ہین خرق عادۃ اوسکو کہتے ہین کہ خلاف معمول کے چیز ظاہر ہو جیسے کلام کرنا درخت اور
جانورون کا اور موجود ہونا میوہ کا بے ہنگام جیسے بی بی مریم کے واسطے ہوا تہا جو
یہ طرح پیغمبر کے ہاتھ سے ہو جیسے پیغمبر کے ساتھ ہوا ہے اوسکا نام معجزہ ہے
اور جو ولی سے ظاہر ہو اوسے کرامات کہتے ہین جو کسی مومن صالح کے ہاتھ پر
ظاہر ہو وہ معونت کہی جاتی ہے اگر کافر یا فاسق کے ہاتہ سے ظاہر ہو وہ استدراج
اور مکر کہلاتا ہے کہ اوس شخص کے ساتہ اللہ تعالے نے مکر کیا ہے تا وہ مغرور ہو
اور اسیطرح ضلالت مین اور گمراہی مین چلا جاوے **ولا تبلغ الولی درجۃ
النبی** ولی کیسا ہی کامل مکمل ہو کسی نبی کے درجے کو نہین پہونچنے کا نبیون کو خاتمے
کا ڈر نہین اور ولی کو خاتمے کا ڈر ہے نبی معصوم ہین اون سے کبھی کسیطرح کا
گناہ صادر نہین ہوتا ولی محفوظ ہین او نہین اللہ تعالے گناہون سے بچاتا ہے
کبھی شاید ہو بہی جاوے تو اللہ تعالے اون سے درگذر تا ہے جو کوئی اسکے
خلاف اعتقاد کرے وہ کافر ہے **لا یصل العبد الی حیث یسقط عنہ
الامر والنہی** کوئی بندہ ایسے مقام کو نہین پہونچتا کہ اوس سے امر و نہی اوٹھ
جاوے اور تکلیف شرع کی اوسپر نرہے حلال حرام اوسکے واسطے سب ایک

ہووے نماز روزے کا محتاج نہو جو چاہے سو کام کرے ہان مگر جو کوئی بے عقل ہو
اوس پر قلم جاری نہین ہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ تین شخصون سے
قلم اوٹھایا گیا ہے یعنے اونکے عمل فرشتے نہین لکھتے ایک تو بچہ یعنے نابالغ ایک
سوتا ہوا ایک بے عقل جب تلک شعور باقی ہے جب تلک تکلیف شرع کی باقی ہے
جو کوئی شرع کی تکلیف اوٹھانے کا اعتقاد کرے وہ کافر ہے اور گمراہ ہے والنصوص
تحمل علی ظواهرها قرآن شریف کے معنی ظاہری ہی پر اعتماد ہے نماز روزہ
اور امر و نہی ظاہر قرآن سے نکالا گیا ہے والعدول عنها الی معان
یدعیها اهل الباطل الحاد قرآن کے ظاہری معنون سے پھرنا اون [illegible] کی
طرف کہ اہل باطل دعوی کرتے ہین الحاد ہے باطنیہ وہ فرقہ ہے کہ کہتے ہین
قرآن شریف کے ظاہر معنے مراد نہین معنی اوسکے بالکل پوشیدہ ہین کسیکو اون
معنون پر اطلاع نہین مگر جو امام معصوم ہو اوسے قرآن شریف کے معنی معلوم
ہوتے ہین اللہ تعالے اپنی ذات مبارک سے بلا واسطہ تعلیم فرماتا ہے
یہ مذہب بالکل باطل ہے عقلمند کو چاہئے کہ اسمین غور کرے کسواسطے کہ اگر قرآن
کے معنی سمجھ مین نہ آسکتے تو دین اور ایمان کفر اور عصیان خدا اور رسول کیونکر
پہچانا جاتا احکام شرع کے کیونکر جاری ہوتے مگر قرآن شریف کی بعض آیات کے
بعضے بعضے جا معنی ظاہری ہین اور رمزین اور اشارے بھی ہین وفی دعاء
الاحیاء للاموات وتصدقهم عنهم نفع لهم دعائین اور صدقے ہین فائدہ
مقرر ہے زندون کے واسطے بھی اور مردون کے واسطے بھی کوئی اپنے واسطے
یا دوسرے کے واسطے صدقہ دے یا دعا کرے پھر وہ دوسرا زندہ ہو یا مردہ ہو
فائدہ کرتا ہے صدقہ قہر کو اللہ تعالے کے ٹھنڈا کرتا ہے اور دعا بلا کو دور کرتی ہے
زندون کی حاجتین اوس سے نکلتی ہین مردون کے عذاب مین تخفیف ہوتی ہے
اگر وہ عذاب کے لائق نہین ہین تو اون کے درجے زیادہ ہوتے ہین جو چیز اللہ
کریم کے نام سے فقیر محتاج کو دیجائے اوسے صدقہ کہتے ہین یہ صدقہ نہین مگر کچھ

اناج اوتار کر چوراہے مین رکھدین یا نیل پتہر پر ڈالدین یا برہمن کو کچہہ دے دین بلکہ
جو چیز نقد یا جنس اچہے کسب حلال سے پیدا کی اپنے دل کی دوستی ہو اوسے
اللہ تعالے کے نام سے کسی زاہد عابد متقی پرہیزگار محتاج کو خالص نیت سے
دے دین اسکا نام صدقہ ہے جناب الہی مین مقبول ہے اِعْلَمُوا اَنَّ اللہَ مُجِیْبُ
الدَّعَوَاتِ وَقَاضِیُ الْحَاجَاتِ جانو تم حق تعالے قبول کرنے والا دعاؤن
کا اور نکالنے والا حاجتون کا خدا ہے تعالے دعا سب کی قبول کرتا ہے اور
حاجت روا کرتا ہے لیکن دعا مین عاجزی اور صدق نیت اور حضور دل ضرور ہے
اسطرح سے دعا ہو تو قبول ہو جو کوئی کہتا ہے کہ مینے بہت دعائین کین کچہہ بھی نہین ہوتا
اوسکی دعا کبھی قبول نہین ہوتی حدیث شریف مین آیا ہے کہ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ
دعا عبادت کا مغز ہے دعا سے بلا دفع ہوتی ہے بدن کی سلامتی ہوتی ہے جو کوئی
دعا نہین کرتا اوسپر خدا کا غضب نازل ہوتا ہے دعا حق سبحانہٗ تعالے کے
نزدیک محبوب اور مرغوب ہے اگر ظاہر دعا قبول نہو تو اوس مین کچہہ حکمت
اللہ تعالے کی ہوگی جو یہان قبول نہو تو وہان یعنے آخرت مین اوسکے واسطے
ذخیرہ ہوگا بعضے وقت ایسا ہوتا ہے کہ یہ شخص دعا کسی چیز کے واسطے کرتا ہے
وہ اوسکے حق مین اچھی نہین ہوتی تو اوسکی بدلے اور اچھا کام ہو جاتا ہے یا کسی طرح
کی برائی اوس سے دفع ہو جاتی ہے غرض کہ کسیطرح ضائع نہین جاتی جو اوسکے
حق مین بہتر ہوتا ہے وہ اللہ تعالے اپنے کرم سے کر دیتا ہے آپ اپنا بھلا
برا معلوم نہین ہوتا وَیَجُوْزُ الصَّلٰوۃُ خَلْفَ کُلِّ بَرٍّ وَّ فَاجِرٍ
سنیون کا مذہب ہے کہ نماز ہر مسلمان کے پیچھے جائز ہے پھر وہ نیک ہو یا بد ہو
مگر نماز کے احکام ارکان ادا کرتا ہو اگر امام صالح ہو تو بہت ہی بہتر ہے اور عالم ہو
تو اوسکے پیچھے نماز پڑہنا ایسا ہے گویا نبی کے پیچھے پڑہی جماعت کی جو تاکید
بہت ہے اسواسطے انتظار صالح کا ضرور نہین کہ اگر شخص صالح موجود نہو تو نماز نہ پڑہے
جو مسلمان نماز پڑہے اوسکے پیچھے پڑہ لینی چاہئے لیکن عقاید اوس کا

سنتیون کے بموجب چاہئے اور طہارت کامل چاہئے اور ادا کرے احکام ارکان
کرے بس امامت اوسکی درست ہے وَنَرَى الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي الْحَضَرِ
وَالسَّفَرِ اعتقاد کرتے ہین ہم مسح موزی کا سفر مین اور حضر مین سنیون کے بیان
پسندہ عقاید مین سے ہے کہ مسح موزی کا مقیم کو اور مسافر کو جائز ہے جو کوئی اسکا
انکار کرے وہ بدعتی ہے فَاسْتِحْلَالُ الْمَعْصِيَةِ صَغِيرَةً كَانَتْ أَوْ كَبِيرَةً
وَاسْتِخْفَافُهَا كُفْرٌ حلال جاننا گناہ کو پھر وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو اور ہلکا سمجھنا اوسکو کفر ہے
گناہ ہرچند چھوٹا ہوا اوسے چھوٹا اور ہلکا نہ جاننا چاہئے کسو واسطے کہ عظمت اللہ
تعالے کی دیکھا چاہئے کہ وہ کیسا بزرگ ہے جسکا گناہ کرتے ہین وَالْاِسْتِهْزَاءُ
عَلَى الشَّرِيعَةِ الْاِسْتِهْزَاءُ بِهَا كُفْرٌ وَالْهَزْلُ بِالْكُفْرِ كُفْرٌ وَتَصْدِيقُ
بِمَا يُخْبِرُ بِهِ عَنِ الْغَيْبِ كُفْرٌ وَالْيَأْسُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالَى كُفْرٌ وَالْاَمْنُ مِنْ
عَذَابِ اللّٰهِ كُفْرٌ ٹھٹھا کرنا اور اہانت کرنا شریعت کا کفر ہے ہنستے ہنستے نقل
کرنا کفر کی کفر ہے سچا جاننا کاہن کو کہ خبر غیب کی دیتا ہے کفر ہے خبر غیب کی اللہ
تعالے ہی کا خاصہ ہے مگر وہ جسکو اپنے کرم وفضل سے الہام کرے اور آگاہی
دیوے نا امید ہونا اللہ تعالے کی رحمت سے کفر ہے یعنے ایسا سمجھنا کہ میرے
گناہ ایسے ہین کہ اللہ تعالے ہرگز نہین در گذریگا یا فلانا کام اللہ تعالے
ہرگز نہین کرنے کا امن مین ہونا اللہ تعالے کے عذاب سے کفر ہے یعنے ایسا
سمجھنا کہ عذاب بالکل کچھ چیز ہی نہین ہمنے کلمہ جو پڑھ لیا ہے بس اب کوئی گناہ ہمارا
مضر نہین ہے اللہ تعالے ہرگز عذاب نہین کریگا وَالْاِيْمَانُ بَيْنَ
الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ ایمان درمیان مین خوف اور رجا کے ہے وجہ اللہ تعالے
کا ہر حال مین چاہئے یہان تلک کہ اگر بالفرض سنے کہ دوزخ مین ایک ہی شخص
جاویگا تو ڈرے کہ مبادا وہ شخص مین ہی ہون ہمیشہ اپنے رب سے پناہ مانگتا
رہے اور امید ایسی رکھے اگر سنے ساری خلق مین ایک شخص بہشتی
ہوگا تو امیدوار رہے اللہ تعالے کی رحمت سے کہ شاید وہ شخص مین ہی ہون

ان اللہ شدید العقاب و ان اللہ غفور رحیم سمجھو اللہ کو سخت عذاب
کرنے والا اور سمجھو اوسے غفور بخشنے والا گناہون کا اور رحیم رحمت کرنے والا
بندون پر اللھم صل علی محمد و آلہ بقدر حسنہ و کمالہ

رسالہ تسہیل الجنان ترجمہ تکمیل الایمان عربی کا یہ رسالہ ہندی بیچ اس واسطے لکھی گئی تا اصل کتاب
کی سند ہووے یہ لفظ ہندی اوسکے تابع ہون اور وہ متبوع ہو پھر اوس عربی
کا آخر رسالہ مین ترجمہ کیا جاتا ہے تا خلاصہ تمام رسالہ کا بواقعی سہل معلوم ہو اور اگر
خدا تعالے توفیق دے کہ ان تھوڑے سے حرفون کو یاد کرلین تو نہایت مفید
ہون مقدمے اپنے دین اسلام کے سب زبان پر مین شروع کرتا ہون ساتھ نام
خدا کے مہربان بخشنے والے کے حقیقتاً مین چیزون کی اپنے ذات مین ثابت
ہین اور وہم و خیال نہین ہے عالم نیا پیدا ہوا ہے اور وہ پھر ناپید ہونے والا ہے
پیدا کرنے والا اوسکا خدا ہے اور وہ ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ رہیگا اور وہ خود آپ
آپ ہے اور ایک ہے جیتا ہے اور جاننے والا ہے اور قدرت والا ہے اور اپنی چاہت
سے کام کرنے والا ہے نہ کسی کے زور سے اور نا چاری سے اور بولنے والا ہے اور سننے
والا ہے اور دیکھنے والا ہے اور جو کچھ اوسے کمالات ہین ہمیشہ سے ہین کوئی
چیز اوسکی ذات مین نئی پیدا نہین ہوتی نہین ہے صفتین تن کی نہین رکھتا صورت
نہین رکھتا حد اور نہایت نہین رکھتا اوپر اور نیچے پیچھے اور آگے سیدھے اور اولٹے
طرف نہین ہے جگہ نہین رکھتا رات اور دن برس اور مہینہ اوسپر نہین گذرتا اور
کوئی چیز اوسکے مانند نہین ہے اوسکے کامون مین مخالف کوئی نہین ہے اوسکا کوئی
مددگار نہین وہ اپنے غیر کے ساتھ ایک نہین ہوتا اور غیر کے بیچ مین نہین آتا ساری بزرگیان
اوسکی آپہی ہین ہر نالائق چیز سے وہ پاک ہے کل قیامت کو وہ اپنے تئین مومنون کو دکھلاویگا
پیدا کرنے والا سب چیزونکا وہی ہے اور جاننے والا سبکا ہی جو چاہے سو کرے کچھ نہ کچھ

اوسپر لازم نہین ہے کسی کام مین اوسے غرض نہین کوئی سوا اوسکے حاکم نہین نیک
وہ چیز ہے کہ شرع نے اوسکا حکم کیا ہے اور بد وہ ہے کہ شرع نے جس سے منع کیا ہے
عقل کو اوسمین دخل نہین پروردگار عالم کے فرشتے ہین دو دو بازو والے
اور تین تین بازو والے چار چار بازو والے اون فرشتون مین ہر ایک کا مقام
بندھا ہوا ہے وہ وہین موجود ہین جو کچھ کہ وہ حکم کرے بجا لاوین نافرمانی نہین
کرتے قوت اونکی طاعت ہے اور غذا اونکی تسبیح ہے مردی سے اور زنی سے
پاک ہین کھانا پینا اونہین نہین بڑے اونمین سے چار بڑے فرشتے ہین جبرئیل پیغمبرون پر
وحی لانے والے ہین میکائیل کو خدمت روزی کی ہے اسرافیل کو صور پھونکنے کی
خدمت ہے عزرائیل روحین لینے کے واسطے مقرر ہین اور اوس پروردگار کی
کتابین ہین اوتارا ہے اونکو اپنے رسولون پر اونمین سے توریت اور انجیل اور
زبور اور فرقان بڑی کتابین ہین پھر اون چارون مین فرقان افضل ہے نام اللہ
تعالے کے زبان شرع پر موقوف ہین اوسے سوا اون نامون کے جو شرع
مین آئے ہین نہ یاد کیا چاہیے اور وہ پیدا کرنے والا ہے بندون کے فعلونکا
پس کفر اور معصیت ساتھ ارادے اور قدرۃ اور اندازے اوسکے ہین او نہین راضی
وہ اوس کفر اور معصیت سے بندون کے فعل اونکے ارادے سے اور اختیار سے
ہوتے ہین اوسی پر وہ ثواب پاتے ہین اور عذاب کیے جاتے ہین اللہ تعالے
جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے راہ پر لیجاتا ہے عذاب قبر کا کافرون
کو اور فاسقون کو اور نعمت اور راحت فرمانبردارون کو اور نیک کام کرنے والون
کو اور سوال منکر نکیر کا حق ہے قبر مین سے دوسرے بار زندہ کرنا حق ہے جو کچھ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر قیامت کے دن کی دی حق ہے تولنا بندون
کے فعلون کا تا نیکی بدی معلوم ہو جاوے حق ہے پوچھنا اللہ تعالے کا بندون سے
کہ دنیا مین کیا کیا حق ہے لکھنا بندون کا اعمال نامہ کہ اوسمین نیکی بدی بندون کی
ثابت ہے اور دینا اوسکا مومنون کو سیدھے ہاتھ مین اور کافرون کو بائین ہاتھ مین

حق ہے اور حوض کوثر کہ اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے دن دیا جائیگا حق ہے
پل صراط کہ فردا سے قیامت دوزخ کے اوپر رکہین گے اور سب خلق اوسپر سے
گذرنے کی حق ہے شفاعت یعنے سفارش انبیاؤں کی اور اولیاؤں کی پروردگار سے
حق ہے بہشت اور دوزخ آج کے دن موجود ہین اور ہمیشہ باقی رہین گے فانی نہونگے
بہشتی اور دوزخی ہمیشہ رہین گے ایمان کیا ہے پیغمبر کو سچا جاننا دل سے اور گواہی
دینا اوسکی سچ کے زبان سے اور وہ ایمان کم زیادہ نہین ہوتا ایمان اور اسلام ایکہی
ہے مین مومن ہون انشاء اللہ تعالے شک کی راہ سے نکہنا چاہئے اگر خوف سے
خاتمہ کے کہین تو درست ہے ایمان یاس کا مقبول نہین ایمان یاس اوسے
کہتے ہین کہ موت کے وقت عالم غیب کو دیکہہ کر ایمان لاوے گناہ کبیرہ مومن کو
ایمان سے نہین نکالتا گناہگار ہمیشہ دوزخ مین نہ رہین گے اگرچہ بغیر توبہ کے اس
عالم سے گئے ہون اللہ تعالے کفرپیدون سے نہین بخشیگا باقی اوسکی چاہت ہے
جسے چاہے بخشے جسے چاہے گرفتار کرے اگر چاہے تو چہوٹے گناہ
پربہی گرفتار کرے اور عذاب دے اللہ تعالے نے پیغمبر بہیجے آدمیون کی
طرف آئین اور خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے اور ظاہر کرنے والے سب
امور دنیا کے ضرور کامون کو اور معجزے اونکے ہاتہون پہ پیدا کئے تا اونکے
دعوی کی دلیل ہوے پہلے سب پیغمبرون کے آدم ہین اور آخر محمد مصطفے صلی اللہ
علیہ وسلم نبیون کی گنتی مقرر نکیا چاہیے پیغمبر جہوٹہہ نہین بولتے اور گناہ نہین کرتے
اور اچہے کام سے یعنے نبوت سے موقوف نہین ہوتے سب پیغمبرون سے افضل اور
بہتر محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ سارے عالم کے پیغمبر ہین معراج اون کے
جاگتے ہین بدن کے ساتہہ آسمان کے اوپر جہان تلک اللہ تعالے نے چاہا حق ہے
اونکی سب شریعتون سے کاملتر ہے اور دین اونکا سب دینون کا اوٹہانے والا
ہے امت اونکی سب امتون سے بہتر ہے اور اصحاب اونکے ساری امت سے
بہتر ہین اور چار یار اونکے سب اصحاب سے بہتر ہین اور افضل ہین افضلیت انکی ... اور

بہت سا ثواب ہے اونکے بعد باقی عشرہ مبشرہ افضل ہین اونکے بعد بدر والے
اونکے پیچھے احد والے اونکے بعد بیعت الرضوان والے افضل ہین حضرت فاطمہ
زہرہ رضی اللہ عنہا سب عورتون سے بہتر ہین حضرت امام حسن امام حسین علیہما
السلام افضل ہین بہشت کے جوانون سے سید اور سردار ہین سب سے پہلے خلیفہ ابی بکر
صدیق دوسرے عمر فاروق تیسرے عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہم چوتھے جناب
ولایت مآب علی مرتضے کرم اللہ وجہہ ہین خلافت بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے تیس برس
ہے اوسکے بعد بادشاہی اور امیری ہے پیغمبر کے اصحابون کو سوائے نیکی کے یاد نکیا چاہیے
اگرچہ اون سے کوئی کام خلاف ظاہر شرع ہوا مجتہد تھے کبھی فکر ہین اونکے نظر ہین چوک
بھی جاتا ہے وہ اوسمین معذور ہے اوسکو ثواب ملتا ہے مجتہد وہ ہے
کہ قرآن ہین اور حدیث مین فکر کرکے معنے اوسکے نکالکر حکم کرتا ہے جو جو مسلمان کہ
کے قبلے کی طرف نماز کرتے ہین اونہین کافر نہ کہا چاہیے اور خاص کرکے کسیکو
لعنت نکرنا چاہیے خاص انسان افضل ہین خاص فرشتون سے اور عام انسان افضل ہین
عام فرشتون سے مراد خاص انسان سے انبیا ہین اور عام سے اولیا اور پرہیزگار ہین کرامات
اولیا کی حق ہے کوئی ولی نبی کے مرتبہ کو نہین پہونچتا اور کوئی بندہ ایسے مرتبہ کو نہین پہونچتا
کہ احکام شرع کے اوس سے اوٹھ جاوین قرآن شریف کے ظاہر عبارت کے ظاہر معنی
معنے ہین مگر کہین ضرورت کے واسطے مرادی بھی ہوں تو ہوں قول فرقہ باطلیہ کا کہ وہ
کہتے ہین قرآن کے ظاہر معنی مراد نہین ہین اوسکے معنے سوائے خدا کے کسیکو معلوم
نہین کفر ہے دعا سے زندونکے مردونکو اور صدقہ دینے سے اونکے اونکو فائدہ
ہوتا ہے قبول ہونا دعا کا حق ہے پیچھے ہر مسلمان کے اگرچہ وہ بدعتی ہو نماز درست ہے
مسح موزی کا سفر مین اور بیٹھی جگہ مین اعتقاد چاہیے کرنا حرام کو حلال جاننا حلال کو
حرام کفر ہے حلال جاننا گناہ کا اور چھوٹا سمجھنا اوسکا پھر وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو کفر ہے
ٹھٹھہ کرنا شریعت کا اور اہانت کرنا اوسکا کفر ہے نقل کفر کی اور منہ سے کام کفر
کے کرنا کفر ہے مست اور دیوانہ بے ہوشی کی حالت مین جو کہے اوسکا اعتبار نہین

کافر ہوے سچا جاننا نجومیوں کا اور سب غیب کی خبر دینے والوں کا کفر ہے ناامیدی رحمت
سے اللہ تعالے کے کفر ہے اور امن میں ہونا اوسکے مکر سے کفر ہے سلامتی ایمان
کی درمیان میں ڈرنے کے اور امید رکھنے کے ہے جانو اللہ تعالے کو سخت عذاب کرنیوالا اور
بخشنے والا اور رحم کرنیوالا

خاتمہ ریختہ قلم محمد انوار حسین تسلیم

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ حمد خدا و منت و سپاس افزون از قیاس کہ کتاب مستطاب فیض انتساب افادت انتساب ممتنع الجواب سراپا انتخاب مقبول طبع شیخ و شاب ریختہ قلم اعجاز رقم آئینہ حقیقت نما سے معقول و منقول آبیار بوستان فروع و اصول وحید عصر سعید زمان محمد امیر علی سلمہ الرحمن عالم بے بدل شاعر بے نظیر متخلص بہ امیر تحکیم محکم منشی عطارد نظیر خورشید ضمیر ماہتاب فلک نکوئی فلک الافلاک یکجوئی مربی غم خوار ہنروران و ہنرو کاملان روزگار منشی نولکشور مالک مطبع اودہ اخبار کہ صیت نوازش دامن اکناف عالم فرا گرفتہ و آوازہ ہمت عالیش آنسوی آسمان رفتہ در مطبع معروف و مشہور واقع شہر لکھنؤ باہتمام کارپردازان ذی شعور و قدغن بیکران [illegible] کوشش نامحصور بماہ مارچ سنہ ۱۸۶۳ عیسوی طبع گردید و با شگفتگی طبع

تمت